بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



النّکاحُ مِنْ سُنَّتِیْ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نکاح میری (صلی اللہ علیہ وسلم) سنّت میں سے ہے

فہرست



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شادی خانہ آبادی

اور اس کے بعد

تمام شرعی مسائل

جن کا پاکیزہ ازدواجی و عائلی زندگی کے لئے جاننا ضروری ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالٰے	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالٰے سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے
ساتھ تعاون فرمائیں۔
یہ پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اسلام ہمہ گیر دین ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ کوئی شعبۂ حیات ایسا نہیں ہے جس کے فروغ و نشوونما کے لئے اسلام جامع لائحہ عمل نہ پیش کرتا ہو۔ تمام انسانی تقاضوں کو خواہ ان کا تعلق روح سے ہو یا جسم سے ہوا نہیں جامعیت کے ساتھ مطمئن کرنے کی صلاحیت ہی اسلام کا وہ قابل فخر و لافانی کارنامہ ہے جو اُسے دیگر تمام ادیان، مذاہب اور فلسفہ ہائے حیات سے ممتاز کرتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد ایک پاکیزہ و صالح معاشرہ کی تشکیل کے ذریعہ منشائے ایزدی کے مطابق انسانیت کی تعمیر و ترقی ہے۔ خاندان یا کُنبہ معاشرہ کی اساس ہوتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں خاندان کی ابتدا مرد اور عورت کے جسمانی اختلاط سے عبارت ہے اِس ملاپ کو اسلام نے جو تقدس اور پاکیزگی بخشی ہے اُس کی مثال تاریخِ انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ازدواجی زندگی کا آغاز میاں بیوی کے حقوق و فرائض اور ان کی ذمہ داریاں، وہ موضوعات ہیں جن کو اسلام اوّلین اہمیّت دیتے ہوئے ایسے روشن اصول متعین کرتا ہے جو پوری انسانیت کے لئے مینارۂ نور ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے کی اکثریت ان اُصولوں اور ان کی روح سے آگاہ نہیں۔

اس عدم واقفیت نے ہمارے معاشرہ میں جن خرابیوں اور برائیوں کو جنم دیا ہے وہ ہمارے سامنے ہیں۔ اس کتابچہ میں ان اہم موضوعات کے تحت احکامِ ربّانی اور احادیث نبوی کو آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ ہمارے بہن بھائیوں اور بزرگوں کی رہنمائی ہو سکے۔ ربّ ذوالجلال ہمیں نیک و صالح زندگی بسر کرنے اور اسلامی اقدار کے مطابق ایک اعلےٰ وارفع معاشرہ تعمیر کرنے میں ایک فعال و روشن کردار ادا کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

میرے محترم بڑے بھائی ڈاکٹر مرزا نعیم الدین ایم اے، ایم بی ایچ ایس جنہوں نے یہ کتاب تحریر کی ہے الحمدللہ ان کی اس محنت و کاوش کو مقبولیت کا درجہ حاصل ہوا اور پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو گیا اب اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔

بارگاہِ رب العزّت میں دست بدعا ہوں کہ بھائی صاحب کو اَجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط

خاکسار طالبِ دعا

نسیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ابتداء

اللہ تعالےٰ ہمارا اور پوری کائنات کا خالق ہے وہ ہی ہماری ذاتی نفسیاتی جبلّی، طبّی، اخلاقی معاشرتی تمدنی تہذیبی، ثقافتی، اقتصادی، معاشی اور سیاسی غرض کہ تمام ضروریات زندگی کو جانتا ہے۔ تمام مسائل جن کا ہمیں اپنی زندگی میں واسطہ پڑ سکتا ہے ان کا حل وعلاج بھی اللہ تعالےٰ سے بہتر کوئی اور نہیں جانتا وہ جانتا ہے کہ معاشرتی خرابیوں کے محرّکات کیا ہیں اور ان کی اصلاح کس طرح کی جا سکتی ہے لہٰذا ہماری ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ نے دین اسلام پسند فرمایا۔ وقتاً فوقتاً پیغمبروں کے ذریعہ دنیا والوں کو اس دین سے آگاہ فرماتا رہا آخر میں محسنِ انسانیت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اس کامل و اکمل دین کو قرآن مجید اور اسوۂ حسنہؐ کی عملی شکل میں رہتی دنیا تک کے لوگوں کی ہدایت کے لئے پہنچا دیا اور آگاہ فرما دیا کہ اگر اس دین کو بلا تغیّر وتبدّل خوش دلی سے قبول کر کے اس پر عمل کیا گیا تو دنیا و آخرت میں کوئی غم نہ ہوگا اور امن چین اور سکون ملے گا۔

مسلم کا یہ ایمان ہوتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ قرآن مجید اور اسوۂ حسنہؐ عطا کیا ہے اس سے بہتر کوئی ہدایت اور طریقہ نہیں ہے ایک مسلم ان کو خوشی اور فراخ دلی سے صرف قبول ہی نہیں کرتا بلکہ اپنی پوری زندگی کو انہیں دونوں کے ذریعہ سنوارتا ہے۔ دنیا کے متعدد قوانین اور معاشرتی رواج ایسے ہیں جن کو ہم پسند

نہیں کرتے اور وہ ہماری آزادی میں مخل ہوتے ہیں اس کے باوجود ہم ان کو اپنا لیتے ہیں اور ان کے خلاف عمل کو جرم سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اگر اسلام کی کوئی بات ہمارے نفس پر گراں گذرے تو اس کو شیطان کی طرف سے ایک وسوسہ خیال کرتے ہوئے توبہ کر کے خوش دلی سے اس پر عمل کرنا چاہیئے اسی میں ہمارا فائدہ ہے۔

شریعت پر عمل کرنے کے دو سنہری اصول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اس میں سے جتنا تم کر سکتے ہو (اس پر عمل) کرو اور جب میں تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس سے اجتناب کرو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

پس جس کام کو آپؐ کرنے کے لئے فرمائیں اس کو پورے طور پر یا اس میں سے جس قدر ممکن ہو حسب المقدور اور استطاعت کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے اور جس کام سے آپؐ نے منع فرمایا ہے اس کو نہیں کرنا چاہیئے۔

دو طرح کے مسائل

لہٰذا مسائل دو طرح کے ہوئے ایک وہ جس پر عمل کرنے کے لئے ہمیں قدرت و طاقت حاصل ہے (اگر ہمارا ارادہ و نیت ہو تو اس پر بہ آسانی عمل کر سکتے ہیں) تو اس پر عمل کرنا ہی چاہیئے۔ ہمت و استطاعت کے باوجود اس پر عمل نہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے دوسرے ایسے مسائل ہیں جن میں اضطرار ہے ہمیں ان پر عمل کرنے کے لئے ہمت و طاقت نہیں ہے ہم ان پر عمل کرنا چاہتے ہیں ہماری نیت عمل کرنے کی ہے مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان پر عمل نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں اور ارادوں کو بخوبی جانتا ہے وہ غَفُورٌ رَّحِیم رحمٰن و رحیم ہے ہمارا مواخذہ نہیں فرمائے گا۔ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

شادی

"شادی" کالفظ اس قدر خوش آیند اور خوش کن ہے کہ یہ لفظ سنتے ہی دل و دماغ میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور مبارکبادی کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں معاشرہ میں اس سے زیادہ خوشی پیدا کرنے والی کوئی اور تقریب نہیں ہے۔ شادی اور پاکیزہ ازدواجی تعلقات اسلامی معاشرے اور خاندانی نظام کی بنیاد ہیں۔ شادی اسلامی معاشرتی زندگی کے لئے اس قدر اہم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص باوجود استطاعت کے نکاح نہ کرے تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں (صحیح بخاری) نکاح ایک ایسا شرعی طریقہ ہے جس کے ذریعہ ایک مرد اور عورت کے درمیان ازدواجی (میاں بیوی کے) تعلقات قائم ہوتے ہیں اور ایک پاکیزہ اور صالح خاندان کے وجود میں آنے کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا جو خطبہ مقرر فرمایا ہے اور جو دولہا دلہن اور تمام حاضرین کے سامنے پڑھا جاتا ہے جس کے بعد دولہا دلہن ایک جان دو قالب ہو جاتے ہیں اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

خطبۂ نکاح

(عربی متن صفحہ ۸۱ پر ملاحظہ کریں)

"بے شک سب تعریف اللہ کے لئے ہے ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اسی کی پناہ طلب کرتے ہیں، جس کو اللہ ہدایت دے

اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے ایمان والو! (دولہا دلہن اور تمام حاضرین) اللہ سے ڈرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ اس ازدواجی اور معاشرتی زندگی میں ایک دوسرے پر زیادتی کر بیٹھو) جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ہو (یعنی مرتے وقت تک تمہیں اللہ اور رسولؐ کے بتائے ہوئے قوانین واحکامات اور اصولوں پر عمل کر کے اپنے کو مسلم بنائے رکھنا ہے) اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس نفس سے اس کی بیوی کو بنایا (تاکہ میاں بیوی دو قالب ہوتے ہوئے ایک جان رہیں) اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور بہت سی عورتوں کو (پیدا کیا اور روئے زمین پر) پھیلا دیا (تاکہ تم ازدواجی رشتے بہ آسانی تلاش کرو) اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں کو (قطع کرنے) سے بھی ڈرو (کہیں تم اپنی نادانی کی وجہ سے اس رشتۂ ازدواجی کو نہ توڑ دو) بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کر رہا ہے (نہ بھولو کہ وہ تمہارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور ہر نیّت کو جانتا ہے) اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم ہو (جو سیدھی اور سچّی ہو) (تو) اللہ تعالیٰ (اگر آپس میں کوئی بگاڑ ہوا تو) تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور

اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی (دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی)۔

اگر میاں بیوی اس خطبہ کو اپنی زندگی میں بار بار پڑھتے رہیں تو ان کی زندگی انتہائی خوشگوار گذرے گی انشاء اللہ۔ اس خطبہ کو جلی حروف میں لکھوا کر فریم کر کے اپنے کمرہ میں لٹکا لیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

(۱) اگر استطاعت ہو تو نکاح ضرور کرے، اگر استطاعت نہ ہو تو پاک دامن رہنے کے لئے روزے رکھے۔ باوجود استطاعت کے نکاح نہ کرنے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں (صحیح بخاری)

(۲) نکاح علانیہ کرو (پوشیدہ طور پر نکاح نہ کرو) (رواہ احمد)

(۳) اعلان کے لئے دف بجاؤ اور گانے کا اہتمام کرو (صحیح بخاری، مسند احمد، نسائی، ترمذی)

نوٹ : اس تاکیدی حکم پر کسی کا بھی عمل نہیں ہے لہذا نکاح کے موقع پر چھوٹی بچیوں سے دف پر موقع کی مناسبت سے معقول گانوں کا اہتمام لازمی ہے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال و حرام میں فرق کرنے والی چیزیں گانا اور دف ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فصل ما بین الحلال والحرام الصوت (احمد)۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح (الترمذی)۔

(۴) نکاح کے بعد نکاح کی مبارکباد ان الفاظ میں دیجئے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔

(ابوداؤد و ترمذی) ترجمہ: اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ اکٹھا رکھے (آمین)

(۵) دولہا خلوت سے قبل بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (ابوداؤد۔ حاکم۔ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور وہ خیر طلب کرتا ہوں جس خیر پر تو نے اسے پیدا کیا اور میں اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی پر تو نے اسے پیدا کیا۔

(۶) عورت پاک دامن مومن مرد سے اور مرد پاک دامن مومنہ عورت سے نکاح کرے۔ (النور ۳)

(۷) عورت کی دولت، حسن، اور نسب کے مقابلہ میں اس کی دینداری کو ترجیح دینی چاہیئے (صحیح بخاری)

(۸) دیندار اور پاک دامن عورت سے نکاح کرے (المائدہ ۵)

(۹) نکاح اس نیّت سے کرے کہ تمام عمر بیوی بنا کر رکھے گا، مطلب براری کے بعد طلاق دینے کی نیّت نہ ہو۔ (النساء ۲۴)

(۱۰) اپنی پسند کی عورت سے نکاح کرے (النساء ۳)

(۱۱) جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کو دیکھ لے، خواہ عورت کو اس کے

دیکھنے کی خبر ہو یا نہ ہو۔ دیکھ لینے سے دونوں میں محبت زیادہ ہو جاتی ہے (احمد نسائی ترمذی)

(۱۲) کنواری لڑکی کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے نہ کیا جائے، کنواری لڑکی کی خاموشی کو اس کی اجازت تصور کرے۔ کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت لے (صحیح مسلم)

(۱۳) بیوہ عورت کا نکاح بغیر اس کے مشورہ کے نہ کرے (صحیح مسلم)

(۱۴) نکاح کے لئے دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے (بیہقی)

(۱۵) کنواری لڑکی کا نکاح اگر اس کی مرضی کے خلاف کر دیا جائے تو اس نکاح کو رد کر دیا جائے (ابن ماجہ)

(۱۶) اگر بیوہ کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دیا جائے تو اس نکاح کو رد کر دیا جائے (صحیح بخاری)

نوٹ :۔ ایسی لڑکی اور بیوہ عورت کو عدالت میں جانے کا حق ہے۔ قاضی نکاح فسخ کر دے گا۔

(۱۷) نکاح کی تمام (جائز) شرطوں کو احسن طریقہ سے پورا کرے بدعہدی نہ کرے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۱۸) نکاح کے لئے ولی کی اجازت ضروری ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو تو سلطان اس کا ولی ہے (ابوداؤد و ترمذی)

(۱۹) دوسرے شخص کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک پہلے پیغام کا فیصلہ نہ ہو جائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲۰) نکاح میں یہ شرط نہ لگائے کہ تم اپنی بیٹی (یا بہن) میرے نکاح میں دو تو میں تمہیں اپنی بیٹی (یا بہن) نکاح میں دے دوں گا (صحیح بخاری و مسلم)

(۲۱) کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرتے وقت یہ شرط نہ لگائے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے (صحیح بخاری و مسلم)

(۲۲) کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرتے وقت یہ شرط نہ لگائے کہ وہ اس کے طلاق دینے کے بعد (اگر اتفاقاً طلاق ہو جائے طلاق دینے کی نیت پہلے سے نہ ہو) کسی سے نکاح نہ کرے گی اگر لگائے تو یہ شرط باطل ہو گی۔ (الطبرانی نیل الاوطار)

مہر

مہر ایک ایسی رقم ہے جس کو دولہا علانیہ طور پر اپنی بیوی کو دینے کا عہد کرتا ہے مہر نکاح کی شرط لازمی ہے چاہے وہ بہت ہی معمولی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا نکاح صرف ایک لوہے کی انگوٹھی کے عوض کرنے کا ارادہ فرمالیا تھا۔ ایک شخص کا نکاح آپؐ نے صرف اس بات کے عوض کر دیا کہ وہ اپنی بیوی کو قرآن مجید کی چند آیات سکھا دے۔ اس طرح نکاح کی ایک لازمی شرط کو انتہائی آسان بنا دیا تاکہ کوئی غریب و نادار شخص بھی اپنے نفس کو گناہ میں ملوث کرنے سے بچ جائے، نکاح کرے اور پاکیزہ زندگی گذارے۔ مہر بیوی کی ذاتی ملکیت ہوتا ہے وہ اس کے تصرف میں آزاد ہوتی ہے اس طرح اسلام نے انتہائی متوازن انداز میں عورت کو مرد کا بالکل دست نگر ہونے سے بچا لیا۔ اصولاً پورا

مہر بیوی کے ساتھ خلوت سے قبل ہی ادا کر دینا چاہیئے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو مہر کا کچھ حصہ ادا کرنا لازمی ہے۔ شادی کے بعد لڑکی والدین کی کفالت سے محروم ہو جاتی ہے مگر یہ اسلامی طریقہ ایک لڑکی کو شادی کے دوسرے ہی دن سے ان کی کفالت سے محرومی کا احساس نہیں ہونے دیتا گو کہ شرعی طور پر شوہر کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کا ہر طرح کفیل ہو۔ اگر مہر کی رقم کو شادی کے اخراجات کا ایک جزو لازم سمجھ لیا جائے اور بعد نکاح بیوی کو فوری طور پہ ادا کر دیا جائے تو ایک طرف تو اس دینی فریضہ کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہو گی دوسری طرف بیوی اس رقم کو کسی مفید کام میں لگا کر اپنے خاندان کی معاشی بہتری میں ممد و معاون ہو سکتی ہے لڑکی کو جو جہیز اور زیورات ملتے ہیں وہ تا حیات اسکی اپنی ملکیت ہوتے ہیں۔

① نکاح کرتے وقت مہر مقرر کرے اور بیوی کو ادا کرے (النسآء ۲۴)

② بیوی کے پاس جانے سے پہلے مہر میں سے کچھ رقم ضرور ادا کرے (ابو داؤد، نسائی، حاکم)

③ مہر دینے کے بعد اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے (النساء ۲۰)

④ مہر کو خوش اسلوبی سے ادا کرے۔ اگر بیوی مہر میں سے کچھ دے تو اس کو بخوشی لے لے (النساء ۴)

⑤ مہر مقرر کرنے کے بعد بیوی کی رضامندی سے مہر میں کمی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں (النساء ۲۴)

⑥ مہر بہت بڑی رقم کا بھی باندھا جا سکتا ہے اور معمولی رقم کا بھی لیکن مہر

کم ہونا بہتر ہے (تاکہ آسانی سے ادا کیا جاسکے) (ابوداؤد حاکم)

(دیکھئے نوٹ ص۸۲ پر)

ولیمہ

ولیمہ ایک پاکیزہ ازدواجی زندگی کی ابتداء کی خوشی کی علامت و اظہار ہے یہ لڑکے پر لازمی ہے کہ وہ شبِ زفاف کے دوسرے روز ولیمہ کی دعوت کرے۔ ولیمہ خاندان و معاشرہ میں دولھا کی طرف سے اس بات کا باقاعدہ اعلان ہے کہ اس نے پاکیزہ ازدواجی زندگی کی ابتدار کر لی ہے۔ نکاح کے بعد لڑکی والوں کی طرف سے جو دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کی کوئی شرعی حیثیت معلوم نہیں ہوتی اور یہ لڑکی والوں پر ایک زائد بوجھ ہے جو معاشرتی رسم ورواج نے ڈال دیا ہے۔ مگر ولیمہ کی شرعی حیثیت ہے لیکن کچھ لوگ اس کو لازمی نہیں سمجھتے، ولیمہ کی دوسرے روز دعوت کی شرعی اہمیت کا اندازہ اس بات سے واضح ہوجاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے نکاح کے بعد دوسرے دن صبح دن چڑھے سفر ہی میں ولیمہ کیا۔

(۱) دولھا کو چاہیئے کہ نکاح کے بعد ولیمہ ضرور کرے اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲) شب زفاف کے بعد پہلے دن ولیمہ کرنا ضروری ہے (زیادہ خوشی کے اظہار کے لئے) ولیمہ دو دن تک کیا جاسکتا ہے لیکن تین دن تک ولیمہ کرنا بُرا ہے یہ نام و نمود میں شمار ہوگا (احمد و ابوداؤد) (یہ حدیث ضعیف ہے۔ اسکی سند میں زہیر بن عبداللہ ضعیف ہے)

(۳) ولیمہ کی دعوت میں فقراء کو بھی ضرور بلایا جائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۴) وہ دعوت بہت بری ہے جس میں غربار کو شریک نہ کیا جائے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۵) ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو ضرور جائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۶) ولیمہ میں کفار کو بلائے جانے میں کوئی حرج نہیں (الحاکم)

(۷) ولیمہ کے دن بھی گانے اور دف بجانے کی اور اس کے سننے کی اجازت ہے (صحیح بخاری)

(۸) شب زفاف کے بعد پہلے دن ولیمہ کرنا ضروری ہے (صحیح مسلم)

میاں بیوی کی صحبت

اسلام نے میاں بیوی کی خلوت و صحبت کو صرف نفسانی جذبات کی تسکین ہی کا ذریعہ قرار نہیں دیا بلکہ اس کو ایک عبادت کا درجہ عطا کیا ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں کچھ اصول بتلائے ہیں اور ہدایات دی ہیں تاکہ انسان اپنی نفسانی جذبات کی تسکین کے لئے اپنے کو بالکل بے مہار اور جانوروں کی طرح آزاد نہ سمجھ بیٹھے حالانکہ اس فعل کو مثل کھیتی کے قرار دے کر بے جا پابندیاں بھی عائد نہیں کی ہیں اللہ تعالےٰ نے نفسانی جذبات و خواہشات انسان کی فطرت میں ودیعت کئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مقدس ترین ہستیاں پیغمبر، رسول، اولیا، صالحین وعارفین وعابدین سب ہی اس وظیفہ سے ذہنی نفسانی اور روحانی سکون حاصل کرتے رہے ہیں۔ شریعت نے اس کے متعلق جو ہدایات دی ہیں ان کو اپنانا ہی ضروری نہیں بلکہ نفس کی پاکیزگی روح کی بالیدگی اور انسانیت کے اعلےٰ محاسن کی تکمیل اور معاشرہ میں صالح اور نیک افراد کی پیدائش کا سبب ہیں اس لئے کہ جب

آپ اس وظیفہ کا ارادہ کرتے ہیں تو آپ کی نیت یہ ہوتی ہے کہ آپ یہ فعل اللہ کے نام سے شروع کر رہے ہیں اور خود کو اپنی اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں۔

(۱) جب بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ (ترجمہ) میں (اس فعل کو) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲) ایک مرتبہ صحبت کرنے کے بعد اگر (بغیر غسل کے) دوبارہ صحبت کرے تو وضو کرے (صحیح مسلم)

(۳) اذیّت ماہانہ میں صحبت نہ کرے (البقرہ ۲۲۲)

(۴) جب بیوی اذیت ماہانہ کے بعد نہا دھو کر پاک ہو جائے تو پھر صحبت کی جا سکتی ہے (البقرہ ۲۲۲)

(۵) اگر اذیّتِ ماہانہ کے زمانہ میں (غلطی سے) صحبت کر لے تو کفارہ میں نصف دینار صدقہ دے (ابو داؤد ابن ماجہ نسائی)

(۶) جب شوہر گھر پر موجود ہو تو اس کی مرضی کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے (صحیح بخاری)

(۷) صحبت جس طریقہ سے چاہے کرے (البقرہ ۲۲۳) مگر خلاف وضع (صحبت کرنے کی جگہ کے خلاف) صحبت ہرگز نہ کرے (صحیح مسلم)

نوٹ :۔ اگر دو مرد آپس میں بدکاری (بدفعلی) کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے (ترمذی، ابن ماجہ)

نوٹ : دینار سونے کا سکّہ ہے جس کا وزن تقریباً ایک تولہ ہوتا ہے نصف دینار تقریباً آدھا تولہ ہوا۔

جنابت (صحبت کے بعد نہانے سے پہلے کی ناپاک حالت)

آپ کے جسم کا اگر کوئی حصہ گندا ہو جائے تو اس کو پانی سے دھو کر ذہنی طور پر سکون محسوس ہوتا ہے کہ گندگی دور ہو گئی۔ صحبت کے بعد شرم گاہوں کو دھو کر بھی جہاں تک طبّی لحاظ سے صفائی کا تعلق ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ مگر خالقِ کائنات وانس و جان کو بخوبی علم ہے کہ صرف شرم گاہوں کو دھو کر طہارت، روح اور نفس کی پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فعل میں مخصوص عضو ہی استعمال نہیں ہوتے بلکہ نفس، روح اور جسم کا ریشہ ریشہ متاثر ہوتا ہے لہٰذا شرعی طور پر دونوں کو غسل کر کے طہارت حاصل کرنے کو لازمی قرار دیا لیکن خالقِ کائنات ہماری کمزوریوں اور مجبوریوں سے واقف ہے لہٰذا غسل نہ کرنے کی صورت میں عارضی طور پر پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اور دنیا کے کاموں میں مصروف ہونے سے قبل وضوء کرنے کی ہدایت دی۔ اور شرعی مجبوریوں کے تحت تیمم پر اکتفا کرنے کو پاکیزگی کے مترادف قرار دیا مگر جب بھی عذر اور مجبوریاں ختم ہو جائیں تو دونوں کو غسل کرنا لازمی قرار دیا۔

(۱) اگر بحالت جنابت سونا چاہے تو شرم گاہ دھو کر وضوء کر لے (صحیح بخاری

صحیح مسلم)

(۲) اگر بحالت جنابت کچھ کھائے یا کوئی چیز پیئے تو کھانے اور پینے سے پہلے وضوء کرلے (احمد و ترمذی)

(۳) زیادہ دیر بغیر نہائے نہ رہے کیونکہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں جنبی ہو (ابوداؤد و نسائی)

(۴) بہ حالت جنابت نہ تو قرآن شریف کی تلاوت کرے اور نہ قرآن مجید کو ہاتھ لگائے نہ مسجد میں داخل ہو (ابوداؤد، ترمذی نسائی)

(۵) رمضان کے مہینے میں اگر بحالت جنابت (ناپاکی) صبح صادق ہو جائے تو کوئی حرج نہیں نہا کر روزہ رکھ لے (صحیح بخاری وصحیح مسلم) یعنی وقت اتنا تنگ ہو کہ غسل کرنے کا وقت نہ ہو تو وضوء کرکے سحری کرے روزہ کی نیت کرلے اور صبح صادق ہوجانے کے بعد فوراً غسل کرلے۔

(۶) حالت جنابت میں اگر کسی سے فوری ملاقات کرنی ہو اور نہانے میں دیر لگے تو وضوء کرکے ملاقات کرے (بخاری)

(۷) اگر پانی نہ ہو اور نماز کا وقت نکلنے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرلے اور نماز ادا کرے (نماز کو فوت نہ ہونے دے) (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۸) اگر سخت سردی کے باعث نہانے میں خطرہ ہو تو شرم گاہ اور جہاں جہاں گندگی لگی ہو، دھولے پھر (بجائے غسل کے) تیمم کرے پھر وضوء کرکے نماز پڑھے (ابوداؤد والنسائی)

(۹) جس لباس کو پہن کر صحبت کی ہو اس کو پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے (ابوداؤد)

غسل جنابت (پاکی حاصل کرنے کے لئے)

کسی بھی معاشرہ و مذہب میں یا طبّی طور پر نہانے کے طریقہ کو اہمیت نہیں دی گئی چونکہ غسل سے صرف گندگی دور کرنا اور جسمی صفائی حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اسلام جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس نے غسل کا طریقہ بھی وضع کیا ہے اور چونکہ یہ طریقہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہے لہٰذا درحقیقت یہ اللہ تعالےٰ ہی کا بتایا ہوا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ طبّی، نفسیاتی اور جسمانی طہارت و پاکی و صفائی کے لحاظ سے اس سے بہتر کوئی اور طریقہ وضع نہیں کیا جا سکتا۔

طریقہ غسل جنابت

(۱) جب غسل کرے تو بسم اللہ پڑھے (نسائی ابن ماجہ)

نوٹ:- یہاں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یعنی پوری بسم اللہ نہ پڑھے چونکہ حدیث میں صرف بسم اللہ ہی کے لفظ آئے ہیں۔

(۲) پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک خوب مل مل کر دھوئے یہاں تک کہ ہاتھ بالکل صاف ہو جائیں انگلیوں میں خلال بھی کرے اس طرح ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے (صحیح مسلم)

(۳) پھر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ اور نجاست کو دھوئے (صحیح بخاری)

(۴) پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر دو تین مرتبہ خوب رگڑے اور پھر اسے دھو ڈالے

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نوٹ :۔ آپؐ کے زمانہ میں غسل خانہ کچی زمین کے ہوتے تھے ہاتھ مٹی پر رگڑنے سے صاف ہو جاتے تھے مقصد ہاتھ کو صاف کرنا اور اس میں لگی ہوئی ناپاکی کو دھونا ہے۔ آجکل بھی گاؤں اور دیہات میں غسل خانہ کی زمین کچی ہی ہوتی ہے۔

⑤ پھر اس طرح وضوء کرے جس طرح نماز کے لئے وضوء کیا جاتا ہے (صحیح بخاری)

لیعنی

- سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے کچھ پانی منہ میں لے اور کلّی کر دے پھر چلّو میں بچے ہوئے پانی کو ناک میں مبالغہ کے ساتھ چڑھائے (اگر روزہ دار ہو تو پانی چڑھانے میں مبالغہ نہ کرے) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
- پھر الٹے ہاتھ سے ناک سنکے۔ اگر مسواک نہ کی ہو تو منہ کو انگلی سے صاف کرے۔

اس طرح تین مرتبہ کرے، ہر مرتبہ کچھ پانی سے کلی کرے اور کچھ پانی ناک میں چڑھائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نوٹ :۔ کلّی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے علیحدہ علیحدہ پانی کا چلو لینا ثابت نہیں ہے۔ غرارہ کرنے کا ذکر بھی کسی حدیث میں نہیں ہے یعنی غرارہ کرنا وضوء میں شامل نہیں ہے اگر چاہے تو غسل شروع کرنے سے پہلے غرارہ کرلے مگر اس کو وضوء یا غسل کا حصہ نہ سمجھے۔

- پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلو پانی لے اور دونوں ہاتھ ملا کر چہرہ دھوئے

آنکھوں کے کویوں کو ملے اس طرح تین مرتبہ چہرہ کو دھوئے (صحیح بخاری، احمد، ابوداؤد)

- پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ڈالے اور نیچے کی طرف سے ڈاڑھی کا تین مرتبہ خلال کرلے۔

نوٹ: معلوم ہوتا ہے کہ سب مسلمین ڈاڑھی رکھتے تھے جو حضرات ڈاڑھی نہیں رکھتے وہ غور کریں کہ وہ وضوء کی اس سنّت کے ثواب سے محروم ہیں۔

- پھر اُلٹے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے کر سیدھے ہاتھ کو کہنی تک یا اس سے بھی اوپر تک دھوئے۔ تین مرتبہ اس طرح مل مل کر دھوئے۔
- پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے کر اُلٹے ہاتھ کو کہنی تک یا اس سے بھی اوپر تک تین مرتبہ مل مل کر دھوئے (صحیح بخاری، مسلم، نسائی)
- (سر پر مسح کرنے کی بجائے) انگلیاں پانی سے تر کرے اور سر کے بالوں کی جڑوں میں انگلیوں سے خلال کرے یہاں تک کہ سر کی جلد تر ہو جانے کا یقین ہو جائے پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہائے (صحیح بخاری)

نوٹ:۔ وضوء میں مسح کرنے کا طریقہ۔ سیدھے ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو تر کرے پھر دونوں ہاتھوں سے پورے سر کا مسح کرے یعنی دونوں ہاتھوں کو پیشانی پر رکھ کر گُدّی تک لے جائے اور پھر اسی طرح ہاتھوں کو واپس پیشانی تک لے آئے (صحیح بخاری، مسلم، احمد، ابن خزیمہ) پھر انگشت ہائے شہادت اور انگوٹھے کو پانی سے تر کر کے انگشت ہائے شہادت کو کانوں کے سوراخوں میں داخل کرے پھر انگشت ہائے شہادت سے کانوں کے اندر مسح

کرے یعنی اندر پھیرلے، اور انگوٹھے سے باہر کا مسح کرے (حاکم، ابوداؤد، ابن خزیمہ، نیل الاوطار)

(۶) پھر تمام بدن پر پانی بہائے پہلے سیدھی طرف پھر الٹی طرف (صحیح بخاری)

پھر اس جگہ سے ذرا ہٹ کر دونوں پیر دھوئے اس طرح کہ سیدھے ہاتھ سے سیدھے پیر پر پانی ڈالے اور الٹے ہاتھ سے ان کو ٹخنوں تک یا اس سے اوپر تک خوب مل مل کر دھوئے الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں میں خلال کرے اس طرح سیدھے پیر کو تین مرتبہ دھوئے پھر الٹے پیر کو بھی اس طرح تین مرتبہ دھوئے (صحیح بخاری، مسلم احمد، ابوداؤد، ابن خزیمہ، بیہقی)

اس طرح غسل جنابت پورا ہوگیا (وضوء کے آخر میں اتنا اور ہے کہ پیر دھونے کے بعد ایک چلو پانی لے کر شرم گاہ (یعنی رومالی) پر چھڑک لے (احمد، صحیح الجامع) پھر یہ دعا پڑھے :- اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صحیح مسلم) ترجمہ :- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی حاکم، معبود، مشکل کشا نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اگر چاہے تو وضوء کے بعد تولیہ سے منہ پونچھ لے (ترمذی)

نوٹ :- یہی طریقہ اذیت ماہانہ کے بعد کے غسل کا ہے اور عام غسل کا طریقہ بھی یہی ہے۔ اگر عورت کے بال مضبوطی سے گوندھے ہوئے ہوں تو بالوں کو کھولنے کی ضرورت نہیں (صحیح مسلم)

(۷) حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے (صحیح مسلم)

(۸) غسل جنابت میاں بیوی کی ختنہ سے ختنہ ملنے پر فرض ہو جاتا ہے (صحیح مسلم) (اگرچہ انزال نہ ہوا ہو)

(۹) غسل کرنے کے بعد دوبارہ وضوء کرنے کی ضرورت نہیں غسل کا وضوء ہی نماز کے لئے کافی ہے (الترمذی)

(۱۰) شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے وضوء اور غسل کر سکتے ہیں (صحیح مسلم)

(۱۱) جب غسل کرے تو پردہ ڈالے (ابوداؤد نسائی)

(۱۲) ناپاکی کے غسل میں بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہنے پائے (احمد)

(۱۳) غسل کرتے وقت پانی میں فضول خرچی نہ کرے (ابوداؤد)

(۱۴) کوئی مرد کسی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ کوئی عورت کسی مرد کے غسل سے بچے ہوتے پانی سے غسل کرے (ابوداؤد، نسائی) اور اسی طرح وضوء بھی (ابوداؤد)

نوٹ :۔ مسواک کرنا نہ تو وضوء کی شرط ہے نہ غسل کی لیکن حضرت جبرئیلؑ کی تاکید کے بعد آپؐ بہت زیادہ مسواک کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپؐ گھر میں داخل ہوتے مسواک کرتے یہ آپؐ کی ایسی سنّت ہے کہ وصال سے قبل آپؐ نے مسواک طلب فرمائی جس کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے دانتوں میں چبا کر نرم کر کے آپؐ کو دی اور آپؐ نے مسواک کی۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ طاہرہ مطہرہ اس بات پر فخر کرتی تھیں کہ ان کا لعاب دہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب

دہن سے آپؐ کی زندگی کے آخری لمحات میں جاملا۔

(۱) بہتر یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت مسواک کرے (صحیح بخاری)

(۲) یا ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرے (المنتقیٰ لابن الجارود)

(۳) جب سو کر اٹھے تو وضوء سے پہلے مسواک کرے اور منہ کو صاف کرے (صحیح مسلم)

(۴) زبان کو مسواک سے صاف کرے (صحیح مسلم)

(۵) جب گھر میں داخل ہو تو مسواک کرے (صحیح مسلم)

(۶) مسواک کرنے کے بعد مسواک کو دھو کر رکھے (ابوداؤد)

نوٹ:۔ عورتیں عام طور پر مسواک کرنا ضروری نہیں سمجھتیں حالانکہ مسواک کے مسائل دونوں کے لئے یکساں ہیں۔

اذیتِ ماہانہ

جب لڑکی بلوغ کو پہنچتی ہے تو اس کے جنسی غدود اور دیگر غدودوں کے وظائف کے باعث جسم میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ اندام نہانی سے ہر ماہ چند دنوں کے لئے چاند کی تاریخوں کے حساب سے خون کا (جو اس کے جسم و صحت کے لئے غیر ضروری ہے) اخراج ہوتا ہے اور یہ سلسلہ کسی خاص عمر کے پہنچنے تک (جب تک عورت میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رہتی ہے) جاری رہتا ہے پھر مستقل طور پر بند ہو جاتا ہے۔ عموماً اس میں کچھ نہ کچھ تکلیف ضرور ہوتی ہے لہٰذا اس کو لفظ اذیت یعنی تکلیف سے تعبیر کیا جاتا ہے، جب یہ ایام ماہانہ شروع ہوتے ہیں تو اس

امر کی نشان دہی کرتے ہیں کہ لڑکی کو اللہ تعالٰی نے اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے نواز دیا ہے اور وہ تمام مشینری جو بچّہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے مکمل ہو چکی ہے لہذا والدین کو لڑکی کی شادی کی فکر کرنی چاہیئے۔ نفسیاتی طبّی اور ذہنی طور پر ان ایام میں حائضہ (جس کو حیض آ رہا ہو یعنی اذیّت ماہانہ ہو رہی ہو) مکمل طور پر نارمل نہیں رہتی جس کے باعث اس کو اپنے معمولات زندگی کے وظائف میں تساہل ہوتا ہے اللہ تعالٰی نے ان ایام میں عورت کو بہت سے کام نہ کرنے کی رخصت دی ہے اور فریضہ نماز جیسی چیز جس کے لئے دن میں پانچ مرتبہ وضو کرنا ہوتا ہے اس کی ادائیگی سے سبکدوش کر دیا۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ عورت سے ان ایام میں بڑی ذمہ داری کے کام نہ لئے جائیں اور اگر کوئی سہو یا خطا ہو جائے تو اس کی گرفت نہ کی جائے۔ اذیت ماہانہ ختم ہونے پر غسل لازمی ہے جس کا طریقہ غسل جنابت میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اگر سر کے بال مضبوطی سے گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھولنے کی ضرورت نہیں (صحیح مسلم) اذیّت ماہانہ کے غسل میں شرمگاہ کو پانی اور بیری کے پتّوں سے دھوئے یعنی پانی میں بیری کے پتے ڈالے پھر اس پانی سے شرم گاہ کو دھوئے (صحیح مسلم)

(۱) بحالت اذیّتِ ماہانہ مسجد میں داخل نہ ہو (ابو داؤد)

(۲) بحالت اذیت ماہانہ قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے (نسائی)

(۳) جب اذیت ماہانہ کے بعد غسل کر لے تو جن مقامات پر خون لگا تھا وہاں تین مرتبہ خوشبو کا پھویا لگا لے یعنی خوشبو لگائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۴) اذیتِ ماہانہ میں نہ نماز پڑھے اور نہ روزے رکھے۔ نماز کی قضا بھی نہ

کرے (یعنی جونمازیں چھوٹ گئی ہیں انہیں پڑھنے کی ضرورت نہیں) البتہ رمضان کے روزے جواذیتِ ماہانہ کی وجہ سے نہ رکھے جاسکے ہوں ان کوماہِ شعبان سے پہلے رکھ لے (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

⑤ اگر کپڑے پر اذیت ماہانہ کا خون لگ جائے تو اسے کھرچ دے پھر پانی سے رگڑے (صحیح مسلم) پھر پانی میں بیری کے پتّے جوش دے کر اس پانی سے اس کپڑے کو دھوئے (النسائی)

⑥ حائضہ بیوی (محرم عورت) نماز پڑھنے والے کے سامنے لیٹ سکتی ہے اگر نماز پڑھنے والے کا کپڑا اس پر جا پڑے تو کوئی حرج نہیں (صحیح بخاری)

⑦ عورت یا لڑکی اگر اذیت ماہانہ میں ہو تب بھی عید کے دن عیدگاہ جائے نماز کی جگہ سے علیحدہ بیٹھے لیکن جماعت المسلمین کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہے اور ان کی دعاؤں کے ساتھ دعا مانگے (صحیح بخاری)

⑧ بچّہ کی ولادت کے بعد زچہ چالیس دن (مدّت نفاس) نماز نہ پڑھے اور نہ ان نمازوں کی قضا کرے (ابوداؤد)

⑨ اذیّت ماہانہ اور نفاس کے بعد غسل کرنا فرض ہے (صحیح بخاری)

⑩ اگر بیوی اذیت ماہانہ میں ہو تو شوہر اس کی گود میں تکیہ لگا کر قرآن مجید کی تلاوت کرسکتا ہے (صحیح مسلم)

⑪ بیوی اگر حائضہ ہو تو شوہر کا سر دھوسکتی ہے اس کے کنگھی کرسکتی ہے اگرچہ شوہر اعتکاف میں ہو بشرطیکہ عورت کو مسجد میں نہ جانا پڑے (صحیح بخاری) {اعتکاف کرنے والا قضائے حاجت کے لئے گھر آسکتا ہے (صحیح بخاری)}

نوٹ : کفّار عورت کو اذیّت ماہانہ کے ایام میں گندہ سمجھتے تھے آجکل بھی اہل ہنود کے ہاں ایسی عورت باورچی خانہ میں داخل نہیں ہوسکتی اسلام میں عورت اذیت ماہانہ کے ایام میں ہر کام کرسکتی ہے سوائے ان کاموں کے جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے۔

(۱۲) بحالت نفاس اگر حج کرنا چاہے تو غسل کر کے حج کے ارکان ادا کرسکتی ہے یعنی منٰی عرفات مزدلفہ جاسکتی ہے پھر منٰی میں آکر شیطان کو کنکریاں مارسکتی ہے اپنی طرف سے قربانی کرسکتی ہے۔ طواف افاضہ اور طواف وداع نہیں کرسکتی (صحیح مسلم)

(۱۳) عورت اذیت ماہانہ میں عمرہ نہ کرے البتہ حج کرسکتی ہے لیکن طواف افاضہ اور سعی پاک ہونے کے بعد کرے (تنعیم جاکر احرام باندھے پھر طواف افاضہ کے لئے آئے) (صحیح بخاری)

(۱۴) اگر طواف وداع سے پہلے اذیت ماہانہ شروع ہوجائے تو عورت بغیر طواف وداع کئے مکہ معظمہ سے واپس اپنے گھر جاسکتی ہے (صحیح بخاری)

استحاضہ

چالیس اور پچاس سال کی عمر کے درمیان عورتوں کے اذیت ماہانہ میں تبدیلی آتی ہے یا تو یہ رفتہ رفتہ ختم ہوجاتی ہے یا بعض عورتوں میں کثرت سے خون آتا ہے اور اذیت ماہانہ ختم نہیں ہوتی بلکہ مسلسل خون جاری رہتا ہے اس بیماری کا نام استحاضہ ہے۔ رحم کی رگیں کھل جاتی ہیں اور خون کا آنا بند نہیں ہوتا یہ خون

اذیت ماہانہ کا خون نہیں ہوتا بلکہ اس سے مختلف ہوتا ہے۔

(۱) اس بیماری میں نماز پڑھتے رہنا چاہیئے جب اذیت ماہانہ کے معمول کے دن گذر جائیں تو خون دھوئے، نہائے اور نماز پڑھے (صحیح بخاری و مسلم)

(۲) اذیت ماہانہ کا خون سیاہی مائل ہوتا ہے لہٰذا جب سیاہی مائل خون آنا بند ہو جائے (تو سمجھ لے کہ اب جو خون آرہا ہے وہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے) تو نہا کر نماز شروع کر دینی چاہیئے (ابو داؤد، نسائی)

(۳) اذیت ماہانہ کے ختم ہونے کا وقت اس طرح بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ جب دستور یعنی معمول کے مطابق اذیت ماہانہ کے دن اور رات گذر جائیں تو سمجھ لے کہ اذیت ماہانہ ختم ہو چکی ہے اس مدت کے بعد غسل کرے خون روکنے کے لئے ایک کپڑا باندھ لے، پھر نماز پڑھے (رواہُ مالک، ابو داؤد)

(۴) اگر مستحاضہ عورت میں قوت ہو تو ظہر میں تاخیر کرے عصر میں جلدی کرے اور غسل کر کے دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھے۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر کرے عشاء میں جلدی کرے اور غسل کر کے دونوں نمازوں کو جمع کرے اور فجر کی نماز کے لئے غسل کرے (النسائی)

(۵) اگر دن رات میں تین دفعہ غسل کرنے کی طاقت نہ ہو تو ہر نماز کے لئے نیا وضوء کرے (ابو داؤد ترمذی)

(۶) اس بیماری کے دوران اگر قدرت ہو تو روزے بھی رکھے (احمد، ابو داؤد، ترمذی)

(۷) کوئی عورت اس بیماری کے دوران اگر چاہے اعتکاف کر سکتی ہے مسجد میں جا

سکتی ہے ایسی صورت میں چاہیئے کہ طشت (ٹب وغیرہ جیسا برتن) میں بیٹھی رہے تاکہ خون نہ بہے (صحیح بخاری) (یا کوئی اور ایسا انتظام کرے کہ خون نہ بہے)۔

بچّہ کو دودھ پلانا

خالق ورزّاق حقیقی کی شفقت ورحمت کی انتہا ہے کہ بچہ کے ماں کی گود میں پہنچنے سے قبل ہی ماں کے جسم میں اسکی غذا کا ایسا انتظام فرمادیا کہ دنیا کی کوئی سائنسی وطبّی ٹیکنک ایسی رقیق پاک صاف غذا مہیا نہیں کرسکتی جو جراثیم سے پاک ہو صحت بخش ہو جس کو نہ ذخیرہ کرنے کی ضرورت نہ ریفریجریٹر میں رکھکر محفوظ کرنے کی ضرورت اور نہ بچّے کو پلانے سے قبل گرم کرنے کی ضرورت۔ کوئی اور دودھ یا غذا اس نعمت بیش بہا کا مقابلہ نہیں کرسکتی مگر بعض مائیں اللہ تعالیٰ کی اس مفت نعمت عظمیٰ کی قدر نہیں کرتیں اور معمولی وجوہ کی بنا پر بچّے کو اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ غذا سے محروم ہی نہیں کرتیں بلکہ اپنی صحت سے بھی دشمنی کرتی ہیں وہ اس طرح کہ حکیم مطلق وحقیقی نے بچے کی دوسال تک کی عمر کے لئے (دودھ پینے کی عمر) جو انتظام کیا تھا اس مشینری کو کام کرنے سے روک کر اپنے اندر ایسی تبدیلیاں لے آتی ہیں جو مدت ۲ دوسال کے بعد قدرتی طور پر خود پیدا ہوتیں۔ جو مائیں صحت مند ہوتی ہیں اور ۲ دوسال تک دودھ پلاتی ہیں وہ اذیتِ ماہانہ سے بے نیاز رہتی ہیں لہذا قدرتی طور پر برتھ کنٹرول کا سلسلہ کم از کم دوسال تک قائم رہتا ہے۔ لیکن اس نظام کو ایک تو دودھ نہ پلاکر، دوسرے لڑکپنے میں ڈائٹنگ کرکے اسمارٹ بننے کے شوق اور

شادی کے بعد تاخیر سے اولاد ہونے کے لئے پلاننگ کرنے سے درہم برہم کردیا جاتا ہے۔ مائیں یہ نہ سمجھیں کہ وہ صرف بچّے کی غذا کی ضرورت پوری کرتی ہیں بلکہ بچّے کی ذہنی نفسیاتی اخلاقی نشو ونما کی بھی ضامن ہوتی ہیں جو بچّے ماں کا دودھ نہیں پیتے وہ بہت سی خصوصیات اور اعلیٰ صفات سے محروم رہتے ہیں اور ان میں نافرمانی کا عنصر غالب رہتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ماؤں کو بچوں کو اپنا دودھ پلانے کی توفیق دے آمین۔

(۱) لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کو کامل دو سال تک دودھ پلانا چاہیئے۔

(البقرۃ ۲۳۳)

(۲) دو سال سے پہلے ماں اور باپ کی باہمی رضامندی اور مشورے کے بعد دودھ چھڑایا جا سکتا ہے (البقرہ ۲۳۳)

(۳) ماں کو چاہیئے کہ بچے کو اپنا دودھ پینے سے نہ روکے (صحیح ابن خزیمہ)

(۴) اگر ماں مرجائے تو بچہ کی پرورش کی سب سے زیادہ حقدار اس کی خالہ ہے (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

نوٹ: ماں پر بچے کے دودھ پینے کا حق اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے اور یہ بھی حقوق العباد میں شامل ہے۔ اگر ماں بچّے کو بلا کسی عذر شرعی کے دودھ نہیں پلاتی تو بچّے کا حق غصب کرتی ہے جو معاف نہیں ہوگا تاوقتیکہ بچّہ خود معاف نہ کردے۔

حاملہ عورت

اللہ تعالےٰ جو رحمٰن و رحیم ہے اس نے جنین (حمل) اور بچے کی پرورش کے سلسلہ میں اس بات کی رعایت رکھدی ہے کہ ماں روزہ چھوڑ سکتی ہے ماں اگر کمزور ہو تو جنین کو ماں کے روزہ رکھنے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے اور اگر وہ دودھ پلا رہی ہے تو بچہ کی پرورش میں خلل واقع ہو سکتا ہے ان دونوں صورتوں میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ انعام ہے کہ ماں روزہ چھوڑ سکتی ہے۔

① حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت روزے چھوڑ سکتی ہے بعد میں چھوڑے ہوئے روزے رکھ کر گنتی پوری کرلے (یعنی رویت ہلال کے مطابق ۲۹ یا ۳۰ روزے) (نسائیؒ، ترمذی)

عقیقہ

عقیقہ سے مراد وہ قربانی ہے جو نومولود بچے کی طرف سے اس کا نام رکھ کر اور سر مونڈ کر ولادت کے ساتویں روز بطور صدقہ کی جاتی ہے۔ عقیقہ کرنا والدین کی ذمہ داری ہے اور یہ اس قدر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا بچّہ رہین ہوتا ہے جب تک عقیقہ نہ ہو جائے۔ سر کو مونڈنا آپؐ نے اذیت کو دور کرنا فرمایا۔ اس لئے ضروری ہے کہ عقیقہ ساتویں ہی دن کردے۔ عقیقہ کرنا سنّت ہی نہیں بلکہ ہر طرح بچّے کے لئے مفید ہے۔ عقیقہ کرنا والدین کی ذمہ داری

ہے اگر والدین عقیقہ نہ کرسکیں تو بڑے ہو کر بچے کو خود اپنا عقیقہ کرنے کی شریعت میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ قربانی کا مخصوص حصّہ خیرات کرنا ضروری نہیں ہے۔ گوشت خود اور گھر والے کھائیں۔ غرباء کو تقسیم کرے عزیز و اقارب میں تقسیم کریں کھانا پکا کر کھائیں، کھلائیں یا تقسیم کریں شریعت میں ان باتوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

(۱) جب بچّہ پیدا ہو تو عقیقہ کرے (صحیح بخاری)

(۲) عقیقہ پیدائش کے ساتویں دن کرے یعنی بچّہ کی طرف سے قربانی کرے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں یا بکرے، اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری یا بکرا ذبح کرے بچّہ کا نام رکھے اور اس کا سر مونڈے (احمد، ترمذی، بلوغ الامانی)

(۳) سر مونڈنے کے بعد بچّہ کے سر پر زعفران لگائے (ابو داؤد، حاکم)

(۴) بچّے کے بالوں کے وزن کے برابر مساکین کو چاندی دے (احمد، ترمذی، حاکم)

(۵) محمد نام رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں (صحیح بخاری)

(۶) اچھا نام رکھے (ابوداؤد)

(۷) برا نام بدل دے (صحیح بخاری)

(۸) شرکیہ نام نہ رکھے (الاعراف ۱۹۰)

(۹) ابوالقاسم کنیت نہ رکھے (صحیح بخاری و مسلم)

(۱۰) ابوالحکم کنیت نہ رکھے (ابوداؤد)

(۱۱) (۱۱) مندرجہ ذیل نام نہ رکھے۔

یسار[۱]۔ رباح[۲]۔ نجیح[۳]۔ افلح[۴]۔ نافع[۵]۔ ملک الاملاک[۶] (یعنی شہنشاہ)۔ برّہ[۷]۔ عاصیہ[۸]۔ حرام[۹]۔ حرب[۱۰]۔ عزیز[۱۱]۔ حزن[۱۲]۔ شہاب[۱۳]۔ غراب[۱۴]۔ عبدفلاں[۱۵]۔ حکم[۱۶]۔ اسود[۱۷]۔ کثیر[۱۸]۔ اصرام[۱۹] [ا]

نوٹ (۱) اب تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ چودھویں اور اکیسویں دن بھی عقیقہ کیا جا سکتا ہے۔ (جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۵۹)

(۲) کسی بھی صحیح حدیث میں عقیقہ کے قربانی کے جانور کے متعلق شرائط مذکور نہیں ہیں جو شرائط عید الاضحیٰ کی قربانی کے جانور کے ہیں وہی عقیقہ کی قربانی کے جانور کے لئے متصور کئے جاتے ہیں۔

(۳) یہ بات ثابت نہیں کہ جب سر مونڈنے کے لئے بچہ کے سر پر استرا چلایا جائے عین اسی وقت بکرے کے حلق پر چھری پھیری جائے۔

نوٹ ۲۔ عقیقہ کی دعاء :۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَان (ابو یعلی عن عائشۃ جزء ۸ صفحہ ۱۸ سندہ صحیح)

ترجمہ۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے اے اللہ (یہ قربانی) تیری طرف سے تیرے لئے ہے یہ فلاں کا عقیقہ ہے (فلاں کی جگہ بچہ کا نام لیا جائے)

اس سے قبل کی دونوں اشاعتوں میں لکھا تھا کہ جو دعاء قربانی کی

[ا] ۱ تا ۸ صحیح مسلم ۹ تا ۱۱ ۱۳ احمد، ۱۲ صحیح بخاری، ۱۴، ۱۵، ۱۸ الحاکم، ۱۶، ۱۹ ابوداؤد، ۱۷ طبرانی

ہے وہی عقیقہ کی قربانی کی دعاء تصور کی جاتی ہے لیکن اب تحقیق سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کی مذکورہ دعاء صحیح سند سے ثابت ہے۔ لہذا عقیقہ کی قربانی کرتے وقت یہی دعاء پڑھنی چاہیئے۔

بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا (ایلاء)

بیوی کے پاس نہ جانے کی (یعنی صحبت کرنے کی) قسم کھانے کو ایلاء کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے خرچ (دنیا طلبی) میں اضافہ کے مطالبہ پر ناراض ہوکر ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی تھی۔ ازدواجی زندگی میں ایسے واقعات رونما ہوسکتے ہیں جن کے باعث بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائے جانے کا امکان ہوسکتا ہے۔ ازواج مطہرات کا مطالبہ دنیا طلبی کے لیۓ تھا جو ان کے شایان شان نہ تھا اور آپؐ کی امت کی عورتوں کے لیۓ مثال بن سکتا تھا لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آخرت کی بھلائی اور بغرض تبلیغ وہدایت ایلاء کیا۔ آپؐ نے کسی اپنے نفس کی خواہش کے لیۓ یہ قسم نہیں کھائی تھی۔ لہذا اگر ایلاء کسی دنیوی فائدے کے لیۓ کیا گیا تو یہ آپؐ کی سنت سے مطابقت نہیں رکھے گا۔ بہرحال انسان کمزوریوں اور مجبوریوں اور خواہشوں کا مجموعہ ہے لہذا اگر وہ ایلاء کرہی لے تو درج ذیل احادیث میں اس کے لیۓ ہدایات ہیں۔ بیویوں کو بھی چاہیئے کہ وہ ایسے مطالبات نہ کریں جن کا پورا کرنا ان کے شوہروں کے لیۓ دشوار ہو اور پھر نوبت ایلاء تک پہنچے۔

(۱) بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کی زیادہ سے زیادہ مدّت چار مہینے ہے اس مدّت میں شوہر کو چاہیئے کہ رجوع کرے ورنہ طلاق دیدے (البقرۃ ۲۲۶ ۲۲۷)

(۲) اگر مقررہ مدّت سے پہلے بیوی کے پاس جائے تو قسم توڑنے کا کفارہ دے (التحریم ۲۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم) کفّارہ میں دس مساکین کو اوسط درجہ کا کھانا کھلائے یا دس مساکین کو کپڑے پہنائے یا ایک غلام آزاد کرے۔ اگر ان کاموں کی قدرت نہ رکھتا ہو تو تین روزے رکھے (تاکہ شوہر جذبات سے نہیں بلکہ ایلاء کرتے وقت عقل سے کام لے)

بیوی کو ماں کہنا (ظہار)

بیوی کو ماں (یا بہن) کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔ جو رشتے اللہ تعالےٰ نے حلال و حرام کیے ہیں ان کے تقدس کو برقرار رکھنا ضروری ہے ہر رشتے کی کچھ حدود ہیں اگر ان سے تجاوز کیا جائے تو باعث گناہ ہے۔ ماں جیسے مقدّس رشتے کو بیوی کے رشتے سے ملا دینا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کی معافی کے لئے اللہ تعالےٰ نے کفّارہ رکھا ہے یعنی یہ گناہ صرف زبانی توبہ سے معاف نہیں ہوتا۔

(۱) اگر بیوی کو ماں کہدے تو اس کے کہنے سے وہ ماں نہیں بن جائے گی البتہ ایسا کہنا بہت بری بات ہے اور بہت بڑا جھوٹ ہے (المجادلہ ۲)

(۲) اگر بیوی کو ماں کہدے تو پھر بیوی کو ہاتھ نہ لگائے (صحبت کرنے) سے پہلے مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو

ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے (المجادلہ ۴)

نوٹ :۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسکین کو نصف صاع (تقریباً ۱½ کلوگرام) طعام دے، طعام سے مراد وہ کھانا ہے جو عام طور پر اس شخص کے گھر میں کھایا جاتا ہے۔

شوہر کے حقوق بیوی پر

پاکیزہ معاشرے کی تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ خاندانی نظام مربوط اور مستحکم ہو۔ خاندانی زندگی کا آغاز شوہر اور بیوی کے پاکیزہ ازدواجی تعلقات سے ہوتا ہے اور اس تعلق کی خوشگواری اور استواری اسی وقت ممکن ہے جب شوہر اور بیوی دونوں ہی ازدواجی زندگی کے آداب و فرائض سے بخوبی واقف بھی ہوں اور ان کو پورے خلوص یکسوئی اور دلسوزی کے ساتھ بجالائیں۔ مرد حضرات اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی امان اور اللہ کے نام پر کسی لڑکی یا عورت کو اپنی بیوی بنایا ہے انہیں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ ان سے کسی قسم کی زیادتی یا ناانصافی نہ ہو جائے۔ اپنے نفس کی خاطر ایسا سلوک نہ کرے کہ بیوی کو تکلیف و پریشانی ہو۔ بیوی کے حقوق ادا کرنا حقوق العباد میں سے ہے جو اللہ تعالےٰ معاف نہیں کرتا تاوقتیکہ وہ فرد جس کا حق غصب کیا گیا ہے خود ہی معاف نہ کردے۔

(۱) مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت ہے (البقرہ ۲۲۸) (یہ فضیلت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت شوہر اپنی ازواج مطہرات پر حاصل تھی اس سلسلہ

ہیں آپؐ کا اسوہ حسنہ، بیویوں کے ساتھ حسن سلوک ہمارے لئے مشعل راہ ہونا چاہیئے)

(۲) شوہر اپنی بیوی پر قوّام ہے (النساء ۳۴) (قوّام یا حکمران کے اختیارات استعمال کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمرانی کے نمونہ کو سامنے رکھے۔ آپؐ کی حکمرانی رحمت و شفقت تھی۔ مرد کہیں حکمرانی کے زعم میں زیادتی نہ کر بیٹھیں)۔

(۳) بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کی اطاعت کرے (النساء ۳۴) (اطاعت صرف معروف کاموں میں ہے اگر شوہر شریعت کے خلاف کوئی کام کرنے کو کہے تو بیوی کو انکار کر دینا چاہیئے)۔

(۴) شوہر کی حیثیت راعی (چرواہے) کی ہے اور اس سے اس کی رعیّت (بیوی بچوں) کے متعلق روز محشر سوال کیا جائے گا (یعنی حساب لیا جائے گا کہ ان کے حقوق ذمہ داری حسن و خوبی سے ادا کئے یا نہیں)

(۵) اگر شوہر بیوی کو اپنے بستر پر بلائے تو بیوی کو چاہیئے کہ انکار نہ کرے اگرچہ وہ چولھے کے پاس بیٹھی ہوئی پکا رہی ہو (صحیح مسلم، ترمذی)

(۶) اگر شوہر گھر پر موجود ہو تو بیوی کو چاہیئے کہ بغیر اس کی مرضی کے نفل روزہ نہ رکھے (صحیح بخاری)

(۷) بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کو خفا نہ کرے شوہر کو خفا کرنے والی بیوی کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی (الطبرانی)

(۸) بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کی مرضی کے خلاف کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ

دے (صحیح بخاری)

⑨ بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کے گھر میں سے بغیر اس کی مرضی کے کسی کو کچھ نہ دے البتہ روزمرہ کے کھانے پینے کی چیزوں کو بطور تحفے بھیجنے میں کوئی مضائقہ نہیں

(الترمذی ۔ ابوداؤد ۔ نیل الاوطار)

⑩ بیوی کو چاہیئے کہ اپنے مال کو بھی شوہر کے مشورہ کے بغیر خرچ نہ کرے

(احمد)

⑪ بیوی کو چاہیئے کہ اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگرانی کرے

(صحیح بخاری)

⑫ شوہر کے سفر سے واپس آنے کے وقت بیوی اپنا سنگھار کرے ۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

بیوی کے حقوق شوہر پر

① بیوی کے شوہر پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے شوہر کے بیوی پر ہیں شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے حقوق بہ احسن ادا کرے (البقرہ ۲۲۸)

② شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے ساتھ اچھی طرح رہے بدسلوکی نہ کرے ۔

(النساء ۱۹ ۔ الترمذی)

③ شوہر کو چاہیئے کہ بیوی سے بغض نہ رکھے (محبت کرے) اگر اس کی کوئی بات ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری پسندیدہ ہوگی (صحیح مسلم) (بیوی کی خامیوں اور کمزوریوں کو نظرانداز کیجیئے اور اچھائی چاہے ایک ہی ہو اس کو بہ نظر احسن دیکھئے)

تعریف کیجئے)

④ شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کا مہر بخوشی ادا کرے (النساء ۴)

⑤ اگر بیوی اطاعت کرے تو شوہر کو اس پر زیادتی کرنے کا بہانہ تلاش نہیں کرنا چاہیئے (النساء ۳۴)

⑥ شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کی ہر قسم کی نگرانی (ہر قسم کی کفالت و ذمہ داری بہ حسن خوبی) کرے (صحیح مسلم)

⑦ شوہر کو چاہیئے کہ جب خود کھائے تو بیوی کو بھی کھلائے جب خود پہنے تو بیوی کو بھی پہنائے (احمد ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

⑧ عورتوں کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو تم نے انہیں اللہ کی امان میں (اپنے عقد میں) لیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ اگر بیوی سرکشی کرے یا ایسے آدمی کو بلا کر بچھونے پر بٹھائے جس کا بٹھانا شوہر کو ناگوار ہو یا بے حیائی کی بات کرے تو شوہر کو چاہیئے کہ پہلے اسے اچھی طرح سمجھائے نصیحت کرے اگر وہ نہ مانے تو اس کے ساتھ سونا ترک کر دے اگر پھر بھی نہ مانے (اپنی ضد پر جمی رہے) تو اس کو سزا دے لیکن چہرہ کو ہاتھ نہ لگائے۔ اس طرح سزا دے کہ چوٹ نہ آئے، اس کو برا بھلا نہ کہے اور نہ بے ضرورت مارے (النساء ۳۴ احمد، صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

⑨ اگر میاں بیوی میں نااتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک منصف مرد والوں کی طرف سے اور ایک منصف عورت والوں کی طرف سے بھیجو یہ دونوں صلح کرانا چاہیں تو اللہ ان میں میل کر دے گا (النساء ۳۵)

(۱۰) شوہر کو چاہیئے کہ دوسری مدوں میں خرچ کرنے کے مقابلہ میں بیوی پر خرچ کرنے کو ترجیح دے (صحیح مسلم)

(۱۱) شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتا رہے ایسا نہ ہو کہ (حکمرانی کے زعم میں) کسی قسم کی ناانصافی یا زیادتی کر بیٹھے (اگر بیوی نے معاف نہ کیا تو روز محشر خمیازہ بھگتنا پڑے) (صحیح مسلم)

(۱۲) شوہر اگر بیوی کو اپنے ہاتھ سے نوالہ دے تو یہ بھی صدقہ ہے یعنی نیکی ہے (صحیح بخاری)

(۱۳) اگر شوہر اتنا خرچ نہ دے جو گھر کے اخراجات کے لئے کافی ہو تو بیوی شوہر کو اطلاع دیئے بغیر اس کے مال میں سے اتنا لے لے جو معروف کے مطابق اس کے گھر کے اخراجات کے لئے کافی ہو (صحیح بخاری و مسلم)

(۱۴) طلاق کی صورت میں جو مال شوہر نے اپنی بیوی کو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے (النساء ۲۰)

(۱۵) بیوہ سے نکاح کرنے کے بعد کنواری سے نکاح کرے تو شوہر کو چاہیئے کہ اس کے پاس سات دن رہے پھر مساویانہ تقسیم کرے۔ اگر کنواری سے نکاح کرنے کے بعد بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے پھر مساویانہ تقسیم کرے (صحیح بخاری و مسلم)

(۱۶) شوہر کو چاہیئے کہ عصر کے بعد تمام بیویوں کے ہاں دورہ کرے آخر میں اس بیوی کے ہاں جائے جس کی باری ہو پھر رات وہیں گذارے۔ رات کو تمام بیویاں اس کے ہاں جمع ہو جائیں جس کی باری ہو (صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد)

(۱۷) اگر سفر کا ارادہ ہو اور کسی بیوی کو ساتھ لے جانا چاہے تو شوہر کو چاہیئے کہ قرعہ اندازی کرے جس بیوی کا نام نکلے اس کو ساتھ لے جائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۱۸) اگر شوہر کی کئی بیویاں ہوں تو اسے چاہیئے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرے اگر یکساں سلوک نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو پھر ایک ہی بیوی پر قناعت کرے (النساء ۴)

پاکی و ناپاکی

اسلام نے جہاں نفس و قلب کی پاکیزگی پر زور دیا ہے وہاں ظاہری پاکیزگی کو بھی اہمیت دی ہے۔ ایک مسلم کے ظاہر و باطن دونوں میں پاکیزگی ہونی چاہیئے چونکہ ظاہر و باطن ہی سے اخلاق و کردار سنورتے ہیں۔ ظاہرہ پاکی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیجیئے کہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "اے رسول اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے (المدثر ۴)۔ آپؐ نے فرمایا طہارت و پاکیزگی نصف ایمان ہے یعنی نصف ایمان روح و نفس و قلب (باطن) کی طہارت و لطافت ہے (کفر و شرک اور معصیت کی نجاستوں سے پاک) اور نصف ایمان ظاہرہ پاکیزگی ہے۔

(۱) مرد ہو یا عورت ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور نہائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲) بغل کے بالوں کو اکھاڑتا رہے (صحیح مسلم)

(۳) بغل کے بال اکھاڑنے میں چالیس دن سے زیادہ کا وقفہ نہ ہو (صحیح مسلم)

(۴) ناف کے نیچے کے بالوں کو مونڈ دیا کرے ان بالوں کے مونڈنے میں چالیس

دن سے زیادہ وقفہ نہ کرے (صحیح بخاری ومسلم)

⑤ ناخن کاٹتا رہے۔ ناخن کاٹنے میں چالیس دن سے زیادہ کا وقفہ نہ کرے (صحیح مسلم)

⑥ ناک الٹے ہاتھ سے سنکے، پیروں کو الٹے ہاتھ سے دھوئے (صحیح ابن خزیمہ)

⑦ سوتے وقت آنکھوں میں سرمہ لگائے، ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگائے (احمد الترمذی والنسائی)

⑧ سر پر بال رکھے (ابو داؤد، ترمذی) بال منڈائے نہیں (صحیح بخاری) سر کے بال پراگندہ نہ ہونے دے بلکہ ان کا اکرام کرے یعنی تیل ڈالتا رہے ان کی اصلاح کرتا رہے (ابو داؤد)

⑨ بچوں کے بال منڈوانے میں کوئی مضائقہ نہیں (النسائی)

⑩ اگر بال گھنے ہوں تو روزانہ کنگھی کرے (النسائی)

⑪ سر میں کثرت سے تیل ڈالتا رہے۔ اکثر سر پر کچھ اوڑھے رہے (شرح السنہ)

⑫ بلی کا جھوٹا پانی پاک ہوتا ہے اور اس سے وضوء وغیرہ کیا جا سکتا ہے (مالک واحمد وابو داؤد)

⑬ جب ناپاک کپڑے کو دھو کر پاک کیا جائے تو اس کا خشک ہونا ضروری نہیں تر کپڑا پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

⑭ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو اس حصے کو جہاں منی لگی ہو دھو ڈالے اگر منی خشک ہو تو اسے کھرچ دے (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۱۵) اگر مذی نکلے تو شرمگاہ کو دھوئے اگر بدن پر مذی لگ جائے تو بدن کو دھو ڈالے وضوء کر کے نماز پڑھ لے (غسل کرنے کی ضرورت نہیں) اگر کپڑے پر مذی لگی ہو تو کپڑے کو دھولے (صحیح بخاری و صحیح مسلم، ابوداؤد۔ ترمذی) مذی ایک لعاب دار مائع یعنی پانی ہے جو مردوں کے پیشاب آنے کے سوراخ سے اکثر خصوصاً جب خیالات میں جنسی پراگندگی ہو تو نکلتا ہے اس کا رنگ پانی جیسا سفید ہوتا ہے۔ منی کا رنگ گدلا سفید ہوتا ہے۔

(۱۶) اگر شیر خوار لڑکا جو کھانا نہ کھاتا ہو کپڑے پر پیشاب کر دے تو کپڑے پر پانی بہا دے۔ اگر شیر خوار لڑکی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اسے دھونا چاہیئے۔ (ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ)

(۱۷) اگر روزہ کی حالت میں احتلام ہو جائے (یعنی دوپہر کو سویا احتلام ہو گیا) تو روزہ پورا کرے لیکن فوراً غسل کرے (الدار قطنی) احتلام ہونے پر غسل فرض ہو جاتا ہے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۱۸) جو شخص میّت کو نہلائے اسے غسل کرنا چاہیئے (الحاکم)

(۱۹) جنازہ اٹھانے والے کو چاہیئے کہ وضوء کر لے (ابوداؤد ترمذی)

اولاد

اولاد اگر نیک و صالح ہو تو بہت بڑی نعمت ہے ورنہ اولاد والدین کی دنیا و آخرت دونوں برباد کر دیتی ہے۔ اولاد کی تعلیم و تربیت والدین کے فرائض میں سے ہے اگر والدین خود دینی مزاج رکھتے ہوں اور تمام فرائض و سنن پر عمل کرتے ہوں تو وہ بچوں کے لئے عملی نمونہ بن جاتے ہیں اور بچے تمام باتیں خود بخود سیکھتے چلے

جانتے ہیں والدین اگر چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد صحیح معنیٰ میں مسلم بنے اور اس میں وہ تمام صفات موجود ہوں جو دینی شرعی معاشرتی زندگی کے لئے لازمی ہیں تو انہیں خود عملی نمونہ بننا چاہیئے چونکہ بچہ وہی کچھ سیکھتا ہے جو دیکھتا ہے۔

(۱) جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دونوں کانوں میں اذان دے (احمد و ترمذی)

نوٹ:۔ سیدھے کان میں اذان اور الٹے کان میں اقامت کہنے کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔

(۲) لڑکے کی ختنہ کرائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۳) بچوں کو نماز کا پابند بنائے۔ جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دے اور خود نماز کا سختی سے پابند رہے۔ جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دے انہیں علیحدہ بستروں پر سلائے (ایک بچہ کو دوسرے کے ساتھ ایک ہی بستر پر نہ سلائے) (طٰہٰ ۱۳۲ - ابو داؤد۔ ترمذی)

(۴) اولاد کی محبت میں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالےٰ کے ذکر و احکام سے غافل ہو جائے (منافقون ۹)

(۵) اپنی اولاد کو اللہ تعالےٰ کی نافرمانی سے بچائے تاکہ وہ دوزخ سے بچ جائیں (التحریم ۶)

(۶) ایسی اولاد سے ہوشیار رہے جو اللہ تعالےٰ کی نافرمانی میں مبتلا کرے۔ (تغابن ۱۴)

(۷) لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے ان کو وبال نہ سمجھے ان کے ساتھ حسن سلوک کو دوزخ کے آگے رکاوٹ بن جانے کا سبب سمجھے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۸) اولاد کے درمیان برابری کا برتاؤ کرے۔ ناانصافی نہ کرے اپنی عطا اور بخشش میں سب کو برابر رکھے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۹) اولاد کو ادب سکھائے، تنبیہہ کرتا رہے (اللہ تعالےٰ کے معاملہ میں نہیں ڈراتا رہے ضرورتاً سزا بھی دے لیکن چہرہ پہ نہ مارے) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۱۰) مناسب رشتہ ملتے ہی اولاد کی شادی کردے دیر نہ لگائے (النور ۳۲ احمد و ترمذی)

(۱۱) اولاد کے کھانے پینے اور دوسری ضروریات کا خیال رکھے اولاد کے ساتھ شفقت سے پیش آئے (صحیح مسلم)

اقرباء

اسلام نے رشتہ داری یا قرابت داری جو معاشرتی زندگی کے لئے بہت ہی اہم ہے اس کو برقرار رکھنے اور کسی حالت میں اس کو منقطع نہ کرنے پر بڑا زور دیا ہے اگر انسان میل ملاپ اور تعلقات کو ختم کرلے تو اس کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ معاشرہ میں غیر مسلم رشتے داروں سے اور دوستوں سے بھی علیحدگی نہیں اختیار کی جاسکتی اسی لئے غیر مسلمین سے بھی حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ دینی معاملات میں غیر مسلم رشتے دار تو کیا اپنے مسلم قرابت داروں سے بھی نباہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن اس معاملہ میں بھی بدسلوکی بداخلاقی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیئے بہت ہی حسن و خوبی کے ساتھ معاشرتی تعلقات رکھتے ہوئے دینی امور کو فوقیت دی جانی چاہیئے ایک مسلم کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتا جس سے قرابت دار خوش و راضی ہوں مگر اللہ تعالےٰ

کی حکم عدولی ہو جائے۔

① رشتہ کو نہ توڑے بلکہ ملائے رکھے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

② جو شخص رشتہ توڑے اس سے بھی خود رشتہ نہ توڑے۔ رشتہ توڑنے والے سے رشتہ کو ملائے رکھنا ہی درحقیقت رشتہ کو ملانا ہے۔ رشتہ ملائے رکھنے والے سے رشتہ ملانا تو محض بدلہ ہے۔ رشتہ ملانا نہیں ہے (صحیح بخاری)

③ رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا رہے (بنی اسرائیل ۲۶)

④ اگر رشتہ داروں کو دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو نرمی سے بات کرے۔ (بنی اسرائیل ۲۸)

⑤ اگر کوئی شخص اپنے کسی رشتہ دار سے جس کے پاس مال ہو کچھ مال طلب کرے اور وہ نہ دے تو قیامت کے دن جہنم سے ایک سانپ نکلے گا جو مال نہ دینے والے کے گلے میں مثل طوق لٹک جائے گا۔ (الطبرانی)

⑥ ایسے غیر مسلم کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنے میں کوئی حرج نہیں جو نہ دین کے معاملہ میں مسلمین سے لڑے، نہ مسلمین کو ان کے ملک سے نکالے اور نہ نکالنے والوں کی مدد کرے (الممتحنہ ۹ - ۸)

⑦ کافر کو برا کہہ کر اس کے مسلم رشتہ داروں کو تکلیف نہ پہنچائے (الحاکم بلوغ الامانی)

⑧ کافر کو اس کے احسان کا بدلہ دے (صحیح بخاری)

⑨ کافر قوم کی نقالی نہ کرے (ترمذی)

(۱۰) کافر سے جو عہد کرے اسے پورا کرے جب تک وہ عہد پورا کرتا رہے اور جب تک وہ مسلمین کے خلاف کسی کی مدد نہ کرے (التوبہ ۴ - ۷)

والدین

حقیقی والدین کے علاوہ نسبتی والدین یعنی خسر اور خوش دامن (یعنی سسر اور ساس بھی ایک لحاظ سے والدین ہی کے زمرہ میں آتے ہیں ایک طرف اگر لڑکے کے والدین ہیں تو دوسری طرف لڑکی کے والدین ۔ والدین کے جو احسانات اولاد پر ہوتے ہیں ان کا بدلہ دینا اولاد کی بس کی بات نہیں والدین کا رتبہ اس قدر عظیم ہے اور ان کے احسانات اس قدر گراں قدر ہوتے ہیں کہ اولاد کی عظیم سے عظیم تر خدمات بھی ان کے احسانات کا صلہ نہیں ہوسکتیں ۔ خوش قسمت ہے وہ اولاد جس کے والدین بڑھاپے کو پالیں اور اولاد کو ان کی خدمت کے لئے طویل وقت مل جائے اور ہر لمحہ والدین کی دعائیں ملتی رہیں ان کی ناراضگی کو اپنے لئے ایک عظیم سانحہ سمجھنا چاہیئے ماں کے رتبہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس کے پیروں تلے جنّت ہے اور باپ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ اگر باپ (بہو میں کوئی نازیبا اور ناقابل برداشت برائی دیکھے اور) بیٹے سے بیوی کو طلاق دینے کے لئے کہے تو حکم ہے کہ اس کو طلاق دے دے ۔

(۱) والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے (بنی اسرائیل ۲۳)

(۲) بوڑھے ماں باپ کے سامنے اف بھی نہ کرے ان سے جب بات کرے ادب سے کرے (بنی اسرائیل ۲۳)

(۳) ماں باپ کے سامنے محبت اور عجز و انکساری کے ساتھ اپنے بازو جھکائے رکھے ان کی خدمت کرتا رہے (بنی اسرائیل ۲۴)

(۴) ماں باپ کے حق میں اس طرح دعا کرے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْراً ۔ (ترجمہ) اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پالا اسی طرح تو ان پر شفقت فرما (بنی اسرائیل ۲۴)

(۵) ماں باپ کا شکر ادا کرتا رہے ان کی خدمت کی قدر دانی کرے (لقمان ۱۴)

(۶) کافر ماں باپ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۷) ماں کے ساتھ باپ سے زیادہ حسن سلوک سے پیش آئے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۸) ماں باپ کی نافرمانی قطعاً نہ کرے (صحیح بخاری)

(۹) اپنے ماں باپ کو گالی دلوانے کا سبب نہ بنے یعنی دوسرے شخص کے ماں باپ کو گالی نہ دے ورنہ وہ بھی جواباً گالی دے گا (صحیح بخاری و مسلم)

(۱۰) ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے استغفار کرتا رہے ان کے عہد کو پورا کرے ان کے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے ان کے دوستوں کی عزت کرے (صحیح بخاری)

(۱۱) ماں باپ کی خدمت کو جہاد پر ترجیح دے (صحیح بخاری)

(۱۲) والدین کی اجازت سے جہاد کرے (ابو داؤد)

(۱۳) اپنے مال کو باپ کا مال سمجھے (ابن ماجہ)

پڑوسی

پڑوس کی اہمیت کا اندازہ معاشرتی زندگی میں اس بات سے ہوتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر پڑوسی اچھا کہیں تو اپنے کو اچھا سمجھے اور اگر برا کہیں تو اپنے کو برا سمجھے (ابن ماجہ) لہذا پڑوسی سے خوشگوار تعلق رکھنا بہت ضروری ہے آپؐ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیلؑ نے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں اس قدر زور دیا کہ مجھے خیال ہوا کہ پڑوسی وراثت میں حصّہ دار بن جائیگا (صحیح بخاری) اچھا پڑوس ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ خصوصاً بچّوں کے لئے چونکہ بچّے پڑوس اور محلہ ہی کے ماحول میں تربیت پاتے ہیں پڑوس کے ماحول اور تعلقات کو پراگندہ نہ ہونے دیجئے خود بھی اچھے پڑوسی بنیئے۔

(۱) دور اور پاس کے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے (النساء ۳۶)

(۲) اپنے پڑوس کے فقر و فاقہ کا خیال رکھیئے، اپنے سالن میں پانی زیادہ ڈالدے اور کچھ سالن پڑوسیوں کے ہاں بھیج دے (صحیح مسلم)

(۳) ایسا آدمی ایمان سے محروم ہے جو خود پیٹ بھر کر سو جائے اور پڑوسی کے بھوکا ہونے کا علم ہوتے ہوئے اسے کچھ نہ کھلائے (البزار طبرانی بیہقی)

(۴) جس پڑوسی کا دروازہ دوسرے پڑوسیوں کے دروازہ کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قریب ہو اس کا حق سب سے زیادہ سمجھے تحفہ تحائف میں اس کو مقدم رکھے (صحیح بخاری)

(۵) پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والا نہ جنّتی

ہوسکتا ہے اور نہ مومن (صحیح بخاری)

(۶) مکان وغیرہ بیچتے وقت پڑوسی کو ترجیح دے اگر دونوں کے مکان کا راستہ ایک ہو تو اپنے مکان پر پڑوسی کا زیادہ حق سمجھے اگر پڑوسی نہ ہو تو اس کا انتظار کرے (احمد۔ ابوداؤد)

(۷) اپنی دیوار میں پڑوسی کو کھونٹی ٹھونکنے سے منع نہ کرے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۸) اپنی پڑوسن کے معمولی سے معمولی تحفہ کو حقیر نہ سمجھے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

شرمگاہ

عورت اور مرد کے جسم کے مخصوص حصوں کو جن سے بول و براز (پیشاب پاخانہ) کا اخراج ہوتا ہے شرمگاہ کہا جاتا ہے اور اس لئے بھی کہ ان کو دوسرے افراد کے سامنے کھولنے سے فطرتاً شرم محسوس ہوتی ہے جب بچے میں شعور پیدا ہوتا ہے تو وہ فطرتاً ان حصوں کو دوسروں کے سامنے کھولنے کو پسند نہیں کرتا۔ درحقیقت جسم کے یہ حصے چھپانے ہی کے لئے ہیں ان کا چھپانا انسان کی فطرت میں ہے۔ جب آدم علیہ السلام اور حوا کے جنت کے کپڑے اتار دیئے گئے تو انہوں نے فوراً ان حصوں کو جنت کے درختوں کے پتوں سے ڈھانکا حالانکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک ان کو چھپانے کی تعلیم نہیں دی گئی تھی یہ شرم و حیا انسان کی فطرت میں اللہ تعالےٰ نے ودیعت کر دی ہے اگر بچے کی اس فطرت کو پیشاب پاخانہ کراتے وقت ملحوظ نہ رکھا جائے تو پھر رفتہ رفتہ شرم و حیا کا احساس کم سے کم تر ہوتا جاتا ہے اور بچہ بڑا ہو کر بے شرم ہو جاتا ہے لہذا ضروری ہے کہ بچپن ہی سے شرمگاہوں کو دوسرے لوگوں کے سامنے

کھولنے سے احتیاط برتنی چاہیئے۔

(۱) کسی دوسرے کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے (صحیح مسلم)

(۲) اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ کسی کے سامنے اپنی شرم گاہ کو نہ کھولے بلکہ تنہائی میں بھی نہ کھولے کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے (ابوداؤد۔ الترمذی)

(۳) نہ اپنی ران کسی کے سامنے کھولے نہ کسی کی ران دیکھے (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۴) مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور عورت عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ دو مرد ایک کپڑے میں لیٹیں اور نہ دو عورتیں ایک کپڑے میں لیٹیں (صحیح مسلم)

(۵) اگر کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے اور دل میں اس کا خیال آئے تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے اس طرح بری خواہش جاتی رہے گی (صحیح مسلم)

مہمان اور میزبان

کسی کے ہاں مہمان ہونے اور میزبانی کرنے کا روزمرہ کا واسطہ ہے۔ کون سا ایسا گھر ہوگا جو میزبانی کی سعادت سے بہرہ ور نہ ہوتا ہو۔ بشرطیکہ اس کو سعادت سمجھے۔ میزبانی سے نہ صرف معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں، اخلاص محبت اخوت ایثار و قربانی جیسی صفات کا اظہار ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ایک صحابی رسولؐ کی میزبانی جس نے خود کو اور بیوی کو بھوکا رکھ کر اخلاص محبت اخوت اور قربانی کا ایسا نقشہ پیش کیا کہ چراغ گل کر کے مہمان کو کھلایا اور خود

بھوکے رہے یہ اللہ تعالےٰ کو اس قدر پسند آیا کہ اس کا ذکر قرآن مجید میں کیا۔

(۱) میزبان کو چاہیئے کہ گھر کے باہر جاکر مہمان کا استقبال کرے اور واپسی میں اسے رخصت کرنے کے لئے گھر کے باہر تک جائے (صحیح بخاری)

(۲) مہمان کا اکرام کرے اس کے آنے سے خوش ہو اس کو دیکھ کر مرحبا و خوش آمدید کہے تین دن تک مہمان کی ضیافت کرے ایک دن اور ایک رات اچھی طرح خاطر و مدارات کرے لیکن تکلف سے بچے (صحیح بخاری)

(۳) مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے ہاں تین دن سے زیادہ ٹھہر کر اسے پریشان نہ کرے (صحیح بخاری)

(۴) مہمان کھائے پیئے لیکن میزبان سے یہ نہ پوچھے کہ وہ چیزیں اسے کس طرح حاصل ہوئیں (مستدرک حاکم)

(۵) اگر کوئی شخص مہمانی نہیں کرتا تو اس سے بدلہ نہ لے بلکہ اگر وہ مہمان ہو تو اس کی مہمانی کرے (ترمذی)

(۶) مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے لئے اس طرح دعا کرے "اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ" (ترجمہ) اے اللہ جو روزی تو نے ان کو عطا فرمائی ہے اس میں ان کو برکت عطا فرما ان کی مغفرت فرما ان پر رحم فرما۔ (صحیح بخاری)

(۷) جب کسی قوم کا باعزت آدمی (بطور مہمان) آئے تو اس کا (خاطر خواہ) اکرام کرے (ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ)

(۸) اگر کوئی مسلم کسی قوم کے ہاں مہمان ہو تو پوری قوم پر اس کی مہمان داری

لازم ہے، اگر وہ نہ کریں تو حق مہمان داری ان سے بذریعہ طاقت وصول کی جائے ہر مسلم کو چاہیئے کہ اس مہمان کی مدد کرے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

نوٹ: یہ صورت مسافر کے لئے ہے اگر کسی مسافر کو دوران سفر کسی مقام (گاؤں دیہات) میں ٹھہرنا پڑے تو وہ پوری قوم کا مہمان ہوگا چونکہ وہاں کوئی اس کا رشتہ دار تو ہوگا نہیں جس کے ہاں وہ قیام کرے۔ عام طور پر ایسے مسافر گاؤں کی مسجد میں ٹھہرتے ہیں تو پوری قوم کو اطلاع ہو جاتی ہے کہ مہمان آیا ہے۔ اگر کوئی اس کی مہمانی نہیں کرتا اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ حکومت (اگر اسلامی حکومت ہو) سے شکایت کرسکتا ہے اور حکومت وقت ان لوگوں کو تنبیہہ کرے گی کہ آئندہ کسی ایسے مسافر کو تکلیف نہ ہو۔

⑨ اگر میزبانی مہمان کے شایان شان نہ ہو تو میزبان سے مہمان کا حق وصول کیا جائے (صحیح بخاری)

نوٹ:۔ یہ صورت بھی اسلامی معاشرہ اور اسلامی حکومت کے متعلق ہے ایک غریب نادار شخص کسی امیر وکبیر کا مہمان ہو تو اسلام اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ مہمان کو روکھی سوکھی پر ٹرخا دے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو مہمان میں نفرت اور حسد کے جذبات پیدا کرنے میں ممد ومعاون ہوتا ہے اور ایسے جذبات پورے اسلامی معاشرہ کے لئے انتہائی مضر ہوں گے۔ اگر اسلامی حکومت کے علم میں یہ بات آجائے تو وہ ایسے شخص کو سخت تنبیہہ کرے گی کہ پھر ایسی حرکت کا اعادہ نہ ہو۔

طلاق ۔خلع وعدّت

طلاق مرد (یعنی شوہر) کی طرف سے اور خلع عورت (یعنی بیوی) کی طرف سے ہوتی ہے جس کے بعد میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات ختم ہو جاتے ہیں اور دونوں علیحدہ ہو جاتے ہیں اس طرح گھریلو زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ اگر بچے ہوں تو بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ خاندانی نظام میں ٹوٹ پھوٹ ہو جاتی ہے اور پھر معاشرہ میں دونوں ہی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ قصور ایک کا ہو یا دونوں کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حلال کاموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام یہی ہے (ابوداؤد) اسی لئے شرعی طور پر دونوں کو تقریباً تین ماہ کا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ جذبات سے نہیں بلکہ بہت ہی ہوش و حواس سے اس رشتہ کو جو اللہ کی امان اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ حاصل کیا تھا ختم کیا جائے۔

طلاق

(۱) ایک مرتبہ یا دوٗ مرتبہ طلاق دینے کے بعد شوہر اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے (البقرۃ ۲۲۹)

(۲) تیسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد رجوع نہیں کر سکتا (البقرۃ ۲۳۰)

(۳) پہلی یا دوسری طلاق دینے کے بعد رجوع کرنے (یعنی معاشرتی اور ازدواجی تعلقات) کا حق صرف عدّت (یعنی مدّت تین طہر۔ طہر سے مراد وہ مدّت ہے جو دوٗ اذیت ماہانہ کے درمیان ہوتی ہے) کے زمانہ میں ہے۔ عدّت کے گذر جانے کے بعد

رجوع کا حق ختم ہوجاتا ہے۔ دوبارہ نکاح کرنا چاہیئے۔ رجوع کا حق صرف اس صورت میں ہے کہ شوہر اصلاح کا ارادہ کرے اور دوبارہ نکاح کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ شوہر اور بیوی دونوں معروف کے مطابق باہمی رضامندی کا اظہار کریں اور جب رضامند ہوجائیں تو پھر کوئی شخص نکاح میں رکاوٹ نہ ڈالے (البقرۃ ۲۳۲)

(۴) تیسری طلاق کے بعد نہ رجوع کرسکتا ہے اور نہ دوبارہ نکاح کرسکتا ہے البتہ اگر وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور پھر وہ مرد جماع کے بعد طلاق دے دے (یا فوت ہوجائے) تو اس عورت کا پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ دونوں کو یقین ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے یعنی شریعت الٰہیہ کی پابندی کرسکیں گے اگر دوسرے شوہر نے جماع نہ کیا ہو تو عورت پہلے شوہر سے نکاح نہیں کرسکتی (البقرۃ ۲۳۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۵) طلاق دیتے وقت یا دوبارہ نکاح کرتے وقت دو عادل گواہ کرلئے جائیں (الطلاق ۲)

(۶) جب طلاق دینی ہو تو تین طلاقیں دے۔ ہر طلاق طہر میں (یعنی پاکی کے زمانہ میں) دی جائے۔ لیکن ایک طہر میں صرف ایک طلاق دے جس طہر میں طلاق دے اس طہر میں جماع نہ کرے (صحیح بخاری و صحیح مسلم، نسائی)

(۷) اذیت ماہانہ کے زمانہ میں طلاق نہ دے۔ اگر غلطی سے دے دے تو رجوع کرے البتہ یہ طلاق شمار کی جائے گی۔ حالت حمل میں طلاق دی جاسکتی ہے (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

(۱۱) تین طلاقیں ایک طہر میں اکٹھی نہ دے اگر دانستہ یا نادانستہ دے دے تو یہ تین طلاقیں ایک شمار ہوں گی (النسائی۔ نیل الاوطار)

(۱۲) مرد بغیر ناگزیر ضرورت کے طلاق نہ دے اور نہ عورت بغیر ناگزیر حالات کے طلاق لے (ابو داؤد۔ ترمذی)

مطلقہ عورت (وہ عورت جس کو طلاق دیدی گئی ہو)

(۱) مطلقہ عورت کو اگر حمل ہو تو اسے چھپائے نہیں (البقرہ ۲۲۸)

(۲) شوہر کو چاہیئے کہ طلاق دینے سے پہلے جو کچھ بیوی کو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے (البقرۃ ۲۲۹)

(۳) مطلقہ عورت کو بحسن سلوک رخصت کرے۔ تکلیف پہنچانے کے ارادے سے اس کو روکے نہ رکھے (اطلاق ۲)

(۴) مطلقہ عورت کو جب رخصت کرے تو ہر حالت میں اسے ضرور کچھ دے (البقرۃ ۲۴۱)

(۵) تیسری طلاق سے پہلے بیوی کو گھر سے نہ نکالے نہ عدّت کے زمانہ میں گھر سے نکالے نہ وہ خود نکلے البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کی بات کرے تو گھر سے نکال سکتا ہے (الطلاق ۱)

(۶) عدّت کے زمانہ میں مطلقہ عورت کو اپنی استطاعت کے مطابق اپنے گھر میں جگہ دے اس کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچائے نہ اس کو اپنے گھر کے علاوہ کسی اور مکان میں رکھے (الطلاق ۴)

(۷) پہلی اور دوسری طلاق کے بعد عدت کے زمانہ میں اس کو نان ونفقہ دے یعنی اس کے تمام اخراجات برداشت کرے تیسری طلاق کے بعد شوہر کے ذمہ نہ اس کے اخراجات ہیں اور نہ اس کے رہنے کا بندوبست (صحیح مسلم)

(۸) مطلقہ عورت جب تک نکاح نہ کرے بچّہ کی زیادہ حقدار ہے (احمد۔ ابوداؤد)

(۹) اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو وضع حمل تک اس کے اخراجات برداشت کرے اور اس کو اپنے گھر ہی میں رکھے (الطلاق ۶) حاملہ عورت کی عدّت وضع حمل تک ہے۔ (الطلاق۔۴)

(۱۰) مطلقہ عورت مقررہ عدّت گذارے پھر نکاح کرے (الطلاق ۱)

(۱۱) نکاح ہو جانے کے بعد بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دے تو نصف مہر ادا کرے اگر اتفاق سے مہر مقرر نہ ہوا ہو اور بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے تو بھی دستور کے مطابق حسب حیثیت کچھ دے (البقرۃ ۲۳۶، ۲۳۷)

(۱۲) مطلقہ عورت سے محض اس لئے نکاح نہ کرے کہ اس کو طلاق دے کر پہلے شوہر کے لئے حلال کرے اور نہ پہلا شوہر اس مقصد کے لئے مطلقہ کا کسی سے نکاح کرائے (اور بعد میں اس کو مجبور کر کے یا رضامندی سے بغیر جماع کئے یا جماع کئے جانے کے بعد طلاق دلوائے تاکہ خود نکاح کرے یعنی حلالہ کرلے) (الدارمی)

عدّت

عدّت اس مدّت کو کہتے ہیں جس میں مطلقہ عورت یا وہ عورت جس کا شوہر مرگیا

ہو نکاح نہیں کر سکتی۔

(۱) ایسی مطلقہ عورت جس کو اذیّت ماہانہ ہوتی ہو اس وقت تک عدّت میں بیٹھے جب تک طلاق کے بعد تین ماہانہ اذیتیں نہ گذر جائیں (البقرة ۲۲۸)

(۲) اگر بڑی عمر ہونے کی وجہ سے اذیّت ماہانہ بند ہو جائے یا اتنی کم عمر ہو کہ اذیت ماہانہ کا آغاز نہ ہوا ہو تو تین مہینے عدّت میں بیٹھے اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک عدّت میں بیٹھے (الطلاق ۴)

(۳) شوہر کے مرنے کے بعد عورت کو چار ماہ دس دن عدّت میں بیٹھنا چاہیئے (البقرہ ۲۳۴)

(۴) عدّت کے زمانہ میں عورت نہ زیور پہنے اور نہ خضاب لگائے (ابوداؤد)

(۵) عدّت کے زمانہ میں اگر آنکھیں دکھنے آجائیں تب بھی سرمہ نہ لگائے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

(۶) عدّت کے زمانہ میں عورت نکاح نہیں کر سکتی عدّت گذر جانے کے بعد نکاح کر سکتی ہے (البقرہ ۲۳۴)

(۷) کسی مرد کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ایسی عورت کو جو عدّت میں ہو نکاح کا پیغام بھیجے نہ وہ دونوں آپس میں کوئی عہد و پیمان کریں۔ البتہ مرد کنایتہً کوئی بات کہہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں (البقرة ۲۳۵)

(۸) اگر بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے (صحبت سے پہلے) طلاق دے دے تو کوئی عدّت نہیں (الاحزاب ۴۹)

(۹) اگر ہاتھ لگانے (صحبت) سے پہلے شوہر مر جائے تو بیوی عدّت میں

بیٹھے (ترمذی)

(۱۰) اگر بیوی خود طلاق لے تو عدت صرف ایک اذیت ماہانہ ہوگی اور طلاق بھی ایک ہوگی (النسائی۔ صحیح بخاری)

(۱۱) مطلقہ عورت کی عدّت پہلی طلاق سے شروع ہوتی ہے اگر تین مسلسل طہروں میں سے ہر طہر میں طلاق دی جائے تو تیسری طلاق کے بعد عدت کی مدّت صرف ایک اذیّت ماہ رہ جاتی ہے (الطلاق ۱ ، النسائی)

(۱۲) عدّت کی مدّت کا اچھی طرح حساب رکھے (الطلاق - ۱)

(۱۳) عدّت کے زمانہ میں اپنے گھر میں رہے صرف ضرورتًا باہر نکلے یا اس گھر میں رہے جہاں شوہر کی وفات کی خبر پہنچے (صحیح مسلم، الترمذی، الحاکم)

خلع

اگر بیوی خود طلاق لے اور شوہر اس کو طلاق دے دے تو اس علیحدگی کو خلع کہتے ہیں۔

(۱) اگر یہ اندیشہ ہو کہ میاں بیوی اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق نباہ نہ کرسکیں گے تو بیوی شوہر کو کچھ مال دے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرلے لیکن یہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو (البقرۃ ۲۲۹ - ابن ماجہ ۔نیل الاوطار)

(۲) اگر شوہر کے دین اور اخلاق میں کوئی خرابی نہ ہو پھر بھی اگر بیوی اس کو پسند نہ کرے اور اس کے حقوق کی ادائیگی میں اُسے قصور کا اندیشہ ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے شوہر اس کو طلاق دے دے (صحیح بخاری)

(۳) مخلوعہ عورت خلع کے بعد اپنے میکے چلی جائے اور ایک ماہ یت ماہانہ عدّت میں بیٹھے (النسائی، نیل الاوطار)

نوٹ :۔ اگر عورت خلع چاہے مگر مرد طلاق نہ دے تو عورت عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے گی۔ قاضی مرد کو بلاکر اس سے طلاق دینے کو کہے گا اگر مرد طلاق نہ دے تو قاضی نکاح فسخ کر دے گا اور عورت آزاد ہو جائے گی۔ پھر وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

طلاق کے بعد بچّہ کی پرورش کرنا اور دودھ پلانا

(۱) طلاق کے بعد بچّہ کی پرورش کی زیادہ حقدار ماں ہے جب تک دوسرا نکاح نہ کرے (احمد۔ ابوداؤد)

(۲) اگر ماں مر جائے تو بچہ کی پرورش کی سب سے زیادہ حقدار اس کی خالہ ہے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۳) اگر بچہ بڑا ہو تو اسے اختیار ہے خواہ ماں کے ساتھ رہے یا باپ کے ساتھ (الترمذی۔ والنسائی)

(۴) اگر شوہر اپنی مطلّقہ بیوی سے اپنے بچّے کو دودھ پلوانا چاہے تو مطلّقہ بیوی کو دودھ پلانا چاہیئے۔ اگر شوہر پورے دوسال دودھ پلوانا چاہے تو مطلّقہ بیوی کو دوسال تک دودھ پلانا چاہیئے (البقرۃ ۲۳۳)

(۵) دودھ پلانے کے زمانہ میں مطلّقہ بیوی کا کھانا اور کپڑے دستور کے مطابق بچّے کے باپ کے ذمہ ہوں گے (البقرہ ۲۳۳)

(۶) دودھ پلانے کے سلسلہ میں نہ ماں کو تکلیف دی جائے نہ باپ کو (یعنی ہرکام معروف کے مطابق ہو) (البقرۃ ۲۲۳)

(۷) اگر باپ نہ ہو تو ماں کا کھانا اور کپڑے وارث کے ذمہ ہونگے (البقرۃ ۲۲۳)

(۸) دو سال سے پہلے ماں اور باپ کے باہمی رضامندی اور مشورے کے بعد دودھ چھڑایا جائے (البقرۃ ۲۳۳)

(۹) اگر مطلقہ بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے دودھ پلوانا چاہے تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کو معروف کے مطابق اجرت دی جائے (البقرۃ ۲۳۳)

انگوٹھی اور مُہر

(۱) انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی یا مُہر (لوگ اپنے نام کی مُہر بنوالیتے ہیں دستخط کرنے کی بجائے مہر لگا دی جاتی ہے) نہ پہنے (صحیح مسلم)

(۲) مُہر یا انگوٹھی خواہ سیدھے ہاتھ میں پہنے یا الٹے ہاتھ میں مہر کو چھوٹی انگلی میں پہنے اور نگینہ کو ہتھیلی کی طرف رکھے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۳) مُہر کے نگینہ میں "محمد رسول اللہ" نہ کھدوائے (صحیح مسلم)

نوٹ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگینہ کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے غالباً اس لئے کہ مردوں کو زینت کی ضرورت نہیں۔ عورتوں کے لئے زینت ضروری ہے اور وہ نگینہ اوپر کی طرف رکھنے سے پوری ہوتی ہے۔ ہتھیلی کی طرف نگینہ کا رکھنا مردوں کے لئے تو ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

سونا چاندی اور زیورات

① سونے چاندی کے برتنوں میں نہ کھائے اور نہ پیئے (صحیح مسلم)
② مرد سونا نہ پہنے حتیٰ کہ سونے کی انگوٹھی بھی نہ پہنے (ترمذی ونسائیؒ)
③ عورت سونا پہن سکتی ہے بشرطیکہ اسے کاٹ چھانٹ کر زیور بنا لیا گیا ہو (احمد۔ ابوداؤد۔ النسائی)
④ عورت اپنے زیورات (زینت) کو کسی پر ظاہر نہ کرے (سوائے ان کے جنکی تفصیل لباس کے عنوان میں بیان کی گئی ہے) مگر جتنے خود ہی ظاہر ہو جائیں (النور ۳۱)
⑤ عورت اس طرح پیر مار کر نہ چلے کہ اس سے پوشیدہ زیور کا علم ہو جائے (النور ۳۱)

لباس

اللہ تعالےٰ ہمارا خالق ہے وہی ہمارے جذبات خیالات ہماری نفسیات اور جنسی میلان اور ان کے محرکات سے واقف ہے۔ جو قوانین اور اصول اس نے ہماری نجی و معاشرتی و عائلی زندگی کے لئے وضع کئے ہیں ان پر خوش دلی سے عمل کرنا ہمارے ہی لئے مفید ہے۔ لہٰذا زندگی کے ہر شعبہ میں شریعت کا پورا پورا خیال رکھنا ہمارے اپنے ہی فائدہ میں ہے۔ لباس کے معاملہ میں ہماری ماؤں اور بہنوں سے شریعت کی خلاف ورزی کچھ زیادہ ہی ہو رہی ہے اور انہیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ ان کے اس آزادانہ رویہ سے غیر محرم افراد کے خیالات

میں پاکیزگی نہ رہنے کا بہت امکان ہے۔ عورتیں صرف باریک لباس ہی نہیں پہنتیں بلکہ ان کی وضع قطع کچھ اس قسم کی ہوتی ہے کہ عریانیت کچھ زیادہ ہی جھلکتی ہے۔ بلاوز اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ جسم کا وہ حصہ جس کا غیر محرم سے چھپانا ضروری ہے کھلا رہتا ہے اگر عورتوں کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ ان عریاں حصوں کو روز محشر گرم سرخ تپتے ہوئے لوہے سے داغا جائے گا تو اس تکلیف کا تصور کرتے ہوئے کبھی ایسا لباس زیب تن نہ کریں مرد حضرات بھی اپنی عورتوں کو ایسے غیر شرعی لباس پہننے سے نہیں روکتے روز محشر ان سے بھی بازپرس ہو گی کہ انہوں نے قوام ہوتے ہوئے بھی اپنی عورتوں کو کیوں ایسے لباس پہننے سے نہیں روکا۔

(۱) لباس ایسا پہنے جس سے ستر چھپ جائے اور جو زینت بخش ہو (الاعراف ۲۶, ۳۲)

(۲) لباس حسب حیثیت پہنے۔ اللہ تعالٰی نے جو نعمت دی ہے لباس سے اس کا اظہار ہونا چاہیئے لیکن اتنا قیمتی بھی نہ ہو کہ اس کی شہرت ہو جائے۔ شہرت کا لباس پہننے والے کو اللہ تعالٰی قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا (ترمذی احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

(۳) فضول خرچی اور تکبر سے بچتے ہوئے عمدہ سے عمدہ لباس پہنے (احمد نسائی) اللہ جمیل ہے وہ جمال کو پسند کرتا ہے (صحیح مسلم) (یعنی خوبصورتی کو)

(۴) لباس پاک اور صاف ستھرا پہنے میلا ہو جائے تو دھولے سفید کپڑے پہنے وہ بہت زیادہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں (المدثر ۴۔ احمد۔ نسائی۔ ابوداؤد)

⑤ ایسا کپڑا نہ پہنے جس میں سے بو آتی ہو (ابو داؤد۔نسائی)
⑥ کفار کا لباس نہ پہنے اور نہ کفار کی مشابہت کرے (صحیح مسلم)
⑦ لباس میں مرد عورت کی مشابہت نہ کرے اور نہ عورت مرد کی مشابہت کرے (صحیح بخاری)

نوٹ:۔مشابہت مشترکہ لباس میں نہیں بلکہ مخصوص لباس میں ہوگی مثلاً شلوار دونوں کا مشترکہ لباس ہے لیکن فراک عورتوں کا مخصوص لباس ہے اگر اس کو مرد پہننے لگیں تو یہ عورتوں سے مشابہت ہوگی۔

⑧ مرد خالص ریشمی کپڑا نہ پہنے۔اگر دو چار انگل کا حاشیہ لگالے تو کوئی حرج نہیں اگر خارش کی شکایت ہو تو ریشمی کپڑا پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں (صحیح بخاری، صحیح مسلم، الحاکم، طبرانی)

⑨ مرد کا پاجامہ یا تہ بند آدھی پنڈلی تک ہونا چاہیئے اگر ٹخنوں تک نیچا کرلے تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن ٹخنوں سے نیچا ہرگز نہ کرے۔اگر تکبر کی نیت سے نیچا کرے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے (صحیح بخاری۔ابوداؤد۔نسائی)

⑩ قمیص اور عمامہ بھی ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکائے (ابوداؤد۔نسائی۔ابن ماجہ)
⑪ اگر تہ بند کا حاشیہ آگے سے قدم پر رہے تو کوئی حرج نہیں (ابوداؤد)
⑫ عورت اپنے پاجامہ یا ازار کو نصف پنڈلی سے ایک ہاتھ نیچے تک دراز کرسکتی ہے لیکن اس سے زیادہ نہیں۔عورت کا پاجامہ ازار یا غرارہ اتنا لمبا ہونا ضروری ہے کہ اس سے قدم ڈھک جائیں (الترمذی والنسائی)
⑬ سارے بدن پر ایک کپڑا نہ لپیٹے کہ شرم گاہ کھل جائے۔ایک

کپڑے میں گوٹ یعنی آلتی پالتی مار کر نہ بیٹھے (اس طرح بیٹھنے سے شرم گاہیں کھلتی ہیں) (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۱۴) کپڑا پہننے میں ابتدا سیدھی طرف سے کرے (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۱۵) عمامہ باندھے تو دو شملے رکھے اور ان دونوں کو کندھوں کے درمیان لٹکتا ہوا چھوڑ دے (صحیح مسلم)

(۱۶) عورتیں ایسے باریک کپڑے نہ پہنیں کہ ان میں سے بدن نظر آئے (صحیح مسلم)

(۱۷) عورتیں اپنی زینت کی چیزیں غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں اگر کوئی چیز خود بخود کھل جائے تو مضائقہ نہیں وہ لوگ جن کے سامنے زینت ظاہر کی جاسکتی ہے یہ ہیں :-

شوہر۔ باپ۔ شوہر کا باپ۔ بیٹا۔ شوہر کا بیٹا (پہلی بیوی سے) بھائی بھتیجہ۔ بھانجہ۔ اپنی عورتیں۔ اپنا غلام، ایسے خدام جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے۔ چھوٹے لڑکے جو عورتوں کے ستر سے ناواقف ہوں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے سینوں پر دوپٹوں کے بکل مارے رہا کریں (النور ۳۱)

(۱۸) مرد کو بھی اکثر اپنا سر ڈھکا رکھنا چاہیئے خاص طور پر جب کہیں آئے جائے (البغوی فی شرح السنۃ۔ صحیح مسلم)

(۱۹) مرد جسم پر زعفرانی رنگ نہ لگائے اور نہ زعفرانی کپڑا پہنے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۲۰) جب کسی سے ملنے جائے تو اپنے کپڑے ٹھیک کرلے (احمد۔ ابوداؤد)

(۲۱) جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو اس کپڑے کا نام لے کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ترجمہ :۔ اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے۔ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں جس بھلائی کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کپڑے کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

(۲۲) جب کسی کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھے تو یہ دعا پڑھے :۔

اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَعِشْ حَمِيْدًا وَمُتْ شَهِيْدًا وَيَرْزُقُكَ اللّٰهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (احمد)

ترجمہ :۔ نیا کپڑا پہنو، اچھی طرح زندہ رہو۔ شہادت کی موت مرو اور اللہ تم کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرمائے۔

حیا، اور پردہ

پردہ ایک ظاہرہ چیز ہے ایک قسم کی آڑ یا رکاوٹ ہے جو افراد کے درمیان حائل ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے آپس میں ربط و ضبط کی آزادی نہیں رہتی اگر مرد و زن میں ربط و ضبط کی آزادی بلا کسی پابندی کے ہو تو اس سے معاشرہ میں اخلاقی و معاشرتی تمدنی اور تہذیبی بے ضابطگیاں پیدا ہوتی ہیں جس کے باعث خاندان و معاشرہ میں سکون و اطمینان اور پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے لہذا اسلام نے معاشرہ میں ذاتی۔ جنسی اور نفسانی و اخلاقی برائیوں کو روکنے کے لئے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں انہیں پابندیوں کا نام شرعی پردہ ہے۔

حیا ایک باطنی اور قلبی کیفیت ہے جس کے باعث مرد و زن کے اختلاط میں فطری طور پر اجتناب پیدا ہوتا ہے۔ اگر بچپن ہی سے شرعی پردہ کا اہتمام کیا جائے تو بلوغت پر پہنچنے تک لڑکی میں حیا خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اگر پردہ حیا پیدا نہ کر سکے تو ایسا پردہ درحقیقت پردہ ہی نہیں جس طرح نماز پڑھنے والا فواحش و برائیوں سے نہ بچ سکے تو ایسی نماز حقیقت میں نماز ہی نہیں۔

(۱) عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی زینت غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کریں (النور ۳۱)

(۲) عورتیں اپنی زینت مندرجہ ذیل افراد کے سامنے ظاہر کر سکتی ہیں:۔

شوہر۔ باپ۔ خسر۔ بیٹا۔ شوہر کا پہلی بیوی سے بیٹا۔ بھائی۔ بھتیجا بھانجہ اپنی عورتیں (ایسی عورتیں جو معاشرہ میں برائی پھیلاتی ہیں مثلاً طوائف، ان سے بھی عورتوں کو اختلاط نہیں رکھنا چاہیئے) غلام۔ ایسا خادم جو عورت کی خواہش

نہ رکھتا ہو۔ ایسا لڑکا جو عورتوں کے پردہ کی چیز سے واقف نہ ہو (النور ۳۱)

(۳) عورت اپنے چچا کے سامنے آسکتی ہے مزید برآں نسب کی وجہ سے جن رشتہ داروں کے سامنے عورت آسکتی ہے رضاعت کی وجہ سے بھی ان رشتہ داروں کے سامنے آسکتی ہے (صحیح مسلم)

(۴) عورتیں جب باہر نکلیں تو چہرہ پر نقاب ڈالیں یا گھونگٹ نکالیں۔ (النور ۲۷)

(۵) مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (النور ۳۱)

(۶) اگر ناگہانی طور پر کسی غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر پھیر لے دوبارہ نہ دیکھے (ابوداؤد)

(۷) نابالغ بچّے اور غلام (اگر گھر یا کمرہ میں) اندر آنے کی اجازت نہ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن نماز فجر سے پہلے دوپہر کو (قیلولہ کے وقت) اور نماز عشاء کے بعد انہیں بھی اجازت لینا ضروری ہے (النور ۵۹)

(۸) کسی دوسرے کے مکان میں بغیر اجازت داخل نہ ہو (النور ۲۷)

(۹) بالغ بچّے ہر وقت اجازت لے کر (والدین کے کمرہ میں) آئیں (النور ۵۹)

(۱۰) عورتیں بھی دوسرے کے مکان میں اجازت لے کر داخل ہوں حتیٰ کہ بیٹی بھی اپنے باپ کے گھر میں اجازت لے کر داخل ہو بلکہ بیوی بھی اپنے شوہر کے مکان میں جس میں دوسری بیوی رہتی ہو اجازت لے کر داخل ہو (صحیح مسلم۔ النور ۲۷)

(۱۱) ایسی عورتیں جن کو نکاح کی امید نہ رہی ہو اگر اپنی اوپر کی چادر اتار دیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن زینت کی چیزیں پھر بھی ظاہر نہ کریں اور اگر اوپر کی چادر بھی

نہ اتاریں تو بہتر ہے (النور ۶۰)

(۱۲) عورتوں کو گھر ہی میں رہنا چاہیئے بے ضرورت باہر نہیں نکلنا چاہیئے ۔ (الاحزاب ۳۳ ۔ صحیح بخاری)

(۱۳) عورتوں کو غیر محرم مرد سے نرم اور لوچ دار آواز میں بات نہیں کرنی چاہیئے (الاحزاب ۳۲)

(۱۴) کوئی مرد کسی بالغ عورت کے پاس رات نہ گذارے سوائے بیوی کے یا محرم رشتہ دار کے (صحیح مسلم)

(۱۵) کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہائی میں نہ جائے حتیٰ کہ دیور، جیٹھ بھی بھاوج کے پاس تنہائی میں نہ جائیں (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۱۶) شوہر کی اجازت کے بغیر اس کی بیوی کے پاس نہ جائے (ترمذی)

(۱۷) عورتیں سینہ پر اپنی اوڑھنیوں کے بکل ماریں (النور ۳۱)

(۱۸) کوئی عورت اپنے بال یا اپنے پیر کسی غیر محرم کے سامنے نہ کھولے (ابوداؤد)

(۱۹) حیاء کو اپنا شعار بنائے ۔ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور خیر (و برکت) کا سبب ہے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲۰) اگر کوئی غیر محرم نابینا ہو تب بھی اسے نہ دیکھے (احمد ۔ ترمذی)

(۲۱) عورتوں کو چاہیئے کہ مخنّث (جو جنسی طور پر مرد نہیں ہوتے) سے بھی پردہ کریں (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲۲) کسی عورت کے جسم کی کیفیت اور خد و خال کسی غیر محرم سے بیان نہ کرے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲۳) مخنّث بھی کسی غیر محرم کے گھر نہ جائے (صحیح مسلم)

(۲۴) کوئی عورت ایک دن اور ایک رات کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲۵) نامحرم (جس سے شادی ہو سکتی ہے) کی باتیں مزا لینے کے لئے نہ سنے نہ نامحرم کے ہاتھ لگائے۔ نہ نامحرم کی طرف بری نیّت سے جائے نہ بری نیّت سے بات کرے اور نہ نامحرم کو دیکھے (صحیح بخاری و صحیح مسلم) صرف اس صورت میں دیکھ سکتا ہے کہ اس سے شادی کرنے کا ارادہ ہو (احمد)

(۲۶) عورت کو چاہیئے کہ نامحرم مرد کے سامنے اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کرے (النور ۳۱)

مریض اور عیادت

عیادت یا مزاج پرسی کا طریقہ دنیا کے تمام مہذب معاشروں میں رائج ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کو معاشرتی و اخلاقی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام نے اس کو نہ صرف ایک معاشرتی و اخلاقی درجہ دیا ہے بلکہ ایک دینی فریضہ قرار دیکر معاشرتی زندگی میں اس کو اہم مقام عطا کیا ہے۔ طبی صحت و صفائی، بیماری اور تندرستی کے متعلق جہاں ہدایات دی ہیں وہاں عیادت اور مزاج پرسی کے سلسلہ میں جو محبت آمیز طریقہ اختیار کیا ہے اور مزاج پرسی کرنے والا جو دعائیہ الفاظ پڑھتا ہے ان سے نہ صرف مریض کی قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ وہ ذہنی جسمانی اور روحانی طور پر اپنے کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہوئے یقین کرلیتا ہے کہ شفا اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور صرف وہی شفا دینے والا ہے علاج معالجہ تو صرف ایک ذریعہ ہے شافی حقیقی ہی نے دواؤں میں صحت کی تاثیر رکھی ہے۔ اس طرح بیمار بندہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکماً مریض کی عیادت کے لئے فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلم کے دوسرے مسلم پر پانچ حق ہیں۔ سلام اور چھینک کا جواب دینا۔ دعوت کو قبول کرنا۔ جنازہ کے ساتھ جانا اور بیمار کی عیادت کرنا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۳) جب مریض کی عیادت کرے تو اس کو ان الفاظ سے تسلی دے "لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ" (ترجمہ) کوئی ڈر کی بات نہیں (یہ بیماری تو) انشاءاللہ

پاک کرنے والی ہے (گناہوں کو بھی اور اندرونی جسمانی مضرتوں کو بھی) (صحیح بخاری)

④ جب عیادت کرے تو مریض کے بدن پر سیدھا ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (ترجمہ) اے لوگوں کے ربّ، اس بیماری کو دور کر دے، شفاء عطاء فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ کوئی شفاء نہیں سوائے تیری شفاء کے، ایسی شفاء دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

⑤ عیادت کرتے وقت مندرجہ ذیل دعاء کو سات مرتبہ پڑھنے سے مریض کو اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ موت نہ آئی ہو۔ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔ (ترجمہ) میں عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا دے (الترمذی، ابوداؤد)

⑥ غیر مسلم کی بھی عیادت کرے۔ اس کو اسلام کی دعوت دے اگر وہ اسلام قبول کرلے تو یہ دعاء پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ (ترجمہ) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اسے دوزخ سے نجات دی (صحیح بخاری)

⑦ جب کسی مریض کے پاس بیٹھے تو خیر کا کلمہ منہ سے نکالے اس لئے کہ فرشتے اس کی بات پر آمین کہتے ہیں (صحیح مسلم)

⑧ عورت بھی عیادت کرسکتی ہے۔ عورت غیر محرم کی بھی عیادت کرسکتی ہے۔ (صحیح بخاری)

⑨ مریض کو چاہیئے کہ بیماری کے دوران اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا رہے ایسا کرنے سے یہ ہوگا کہ جب وہ تندرست ہوکر بستر سے اٹھے گا تو گناہوں

سے پاک ہوگا گویا اس کی ماں نے اسے اسی دن جنا ہے (احمد)

(۱۰) جب کوئی شخص مزاج پرسی کرے تو جواب میں کہے "اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْكَ یَا ....." (طبرانی) (ترجمہ) اے ..... میں تم سے اللہ کی تعریف کرتا ہوں (کہ واقعی وہی تعریف کے لائق ہے مجھ کو جس حال میں بھی رکھا اس کا احسان ہے۔ اگر بیمار ہوں تو بیماری سے گناہوں سے پاکی حاصل ہوگی اور اگر اچھا ہوں تو سبحان اللہ)

نوٹ :۔ یا کے بعد مزاج پرسی کرنے والے کا نام لے۔

(۱۱) بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ دعا پڑھتا رہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ (ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں برص سے، جنون سے، جذام سے اور تمام بیماریوں سے (احمد۔ ابوداؤد۔ النسائی)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے "تو بھی پاک ہے تیرا چلنا بھی پاک ہے اور تو نے جنّت میں ایک گھر بنالیا۔" (رواہ مالک واحمد)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک جب کوئی مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے وہ جنّت کے میووں میں رہتا ہے جب تک وہ واپس نہ آئے"۔ (صحیح مسلم)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار رہا تھا تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ کہے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا تو تو رب العالمین ہے (تو بھلا کیسے بیمار ہوسکتا ہے)

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے علم نہ تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرنے جاتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا" (صحیح مسلم)

(۱۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں میں مکہ معظمہ میں سخت بیمار ہو گیا آپؐ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا۔ پھر میرے چہرے اور پیٹ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا... اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اب تک اپنے کلیجے پہ محسوس کرتا ہوں (صحیح بخاری)

(۱۶) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپؐ کے پاس لایا جاتا تو آپؐ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور فرماتے اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاۤؤُكَ شِفَاۤءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (صحیح بخاری)

علاج

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے (سوائے بڑھاپے اور موت کے) اس لئے علاج کروانا چاہیئے (صحیح بخاری)

(۲) جب بیمار ہو تو علاج کرائے اور یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے لیکن دوا اسی وقت فائدہ پہنچاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اذن ہو (احمد الترمذی۔ ابوداؤد)

③ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے آپؐ سے اپنے بدن میں درد کی شکایت کی آپؐ نے فرمایا تمہارے بدن میں جہاں درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین دفعہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (ترجمہ) (میں اللہ کے غلبے اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں)۔ حضرت عثمانؓ نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے ان کی تکلیف دور فرما دی (صحیح مسلم)

④ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبریلؑ آپؐ کے پاس آئے اور پوچھا "کیا آپ بیمار ہیں"۔ آپؐ نے جواب دیا "ہاں"۔ تو جبریلؑ نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ۔ (ترجمہ :۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں تمہارے لئے شفاء طلب کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تمہیں تکلیف پہنچاتی ہے۔ ہر نفس کی برائی سے یا حاسد کی نظر بد کی برائی سے۔ اللہ تم کو شفاء عطا فرمائے۔ میں اللہ کے نام سے تمہارے لئے شفاء طلب کرتا ہوں) (صحیح مسلم)

⑤ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر آتے تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سورتیں پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں میں پھونک مارتے اور پھر اپنے سر چہرے اور بدن پر جہاں تک آپؐ کے ہاتھ پہنچتے وہاں تک ہاتھ پھیرتے۔ اس طرح آپؐ تین مرتبہ کرتے تھے۔ اگر آپؐ بیمار ہوتے تو آپؐ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں اسی طرح آپؐ پر (دم) کروں (اور ہاتھ پھیروں) (صحیح بخاری)

(۶) حرام اور ناپاک چیزوں سے علاج نہ کرے (ابوداؤد)

(۷) شہد سے علاج کرے۔ شہد میں شفاء ہے (النحل ۶۹)

نوٹ :۔ آپؐ کے زمانہ میں شہد خالص و اصلی ہوتا تھا جو شہد کی مکھیاں پھولوں سے (امرت یعنی وہ شے جو جان بخشی کی صفت رکھتی ہو۔ آب حیات) چوستی تھیں اور اس سے شہد بناتی تھیں۔ آجکل جو شہد بطور ایک صنعت کے پیدا کیا جاتا ہے اس کے لئے جہاں مکھیاں اس مقصد کے لئے پالی جاتی ہیں وہاں راب گڑ اور ایسی ہی چیزیں رکھ دی جاتی ہیں مکھیاں ان کو چوستی ہیں اور شہد بناتی ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث میں جس شہد کا حوالہ ہے وہ خالص اور امرت سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ آجکل جو شہد دستیاب ہے اس میں صحت یابی کی وہ صفت نہیں ہے جو خالص شہد میں ہوتی ہے۔ اب بھی جنگل کے درختوں سے جو شہد حاصل کیا جاتا ہے وہ خالص ہوتا ہے۔

(۸) دستوں کی بیماری میں شہد پلائے (صحیح بخاری)

(۹) حلق ناک کی بیماریوں میں عود ہندی کو ناک میں ڈالے۔ سینہ کے امراض خصوصًا ذات الجنب یعنی PLEURISY کا علاج عود ہندی سے کرے (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۱۰) ذات الجنب کا علاج زیتون سے کرے (الترمذی)

(۱۱) زیتون کے تیل میں سالن پکائے۔ اس کو سر میں ڈالے اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے (ابن ماجہ والحاکم)

(۱۲) ہر بیماری میں کلونجی سے علاج کرے۔ اس میں ہر مرض کی دوا ہے (سوائے موت کے) (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۱۳) پیروں میں درد کے لئے پیروں پر مہندی لگانا مفید ہے۔ (ابوداؤد)

(۱۴) بیمار کو موافق غذا کھانی چاہیئے اور نقصان دہ چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ (احمد۔ الترمذی)

(۱۵) شہر کی آب وہوا اگر ناموافق ہو تو شہر کے باہر کھلی ہوا میں چلا جائے (رواہ البخاری)

(۱۶) جذامی (کوڑھی) شخص سے اس طرح دور بھاگو جیسے تم شیر سے دور بھاگتے ہو (صحیح بخاری)

(۱۷) بیمار کو تندرست کے پاس مت لاؤ (صحیح بخاری)

(۱۸) کسی جگہ طاعون کی بیماری پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر طاعون کی بیماری تمہاری بستی میں پھیلے تو پھر تم وہاں سے نکل کر کہیں اور نہ جاؤ (صحیح بخاری)

(۱۹) صفائی ستھرائی کا خیال رکھے (التوبہ ۱۰۸) پاک صاف چیزیں کھائے (البقرہ ۱۷۲)

(۲۰) برتن میں پھونک نہ مارے۔ پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے (صحیح مسلم)

(۲۱) بسیار خوری سے پرہیز کرے اور اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالے (صحیح بخاری)

(۲۲) کھانے پینے کے برتنوں کو کھلا نہ چھوڑے (صحیح بخاری)

(۲۳) غصہ پی جائے (آل عمران ۱۳۴)

اللہ تعالےٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبۂ نکاح

نکاح کے وقت مندرجہ ذیل خطبہ پڑھے اور پھر ایجاب وقبول کرلے۔

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ـ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝



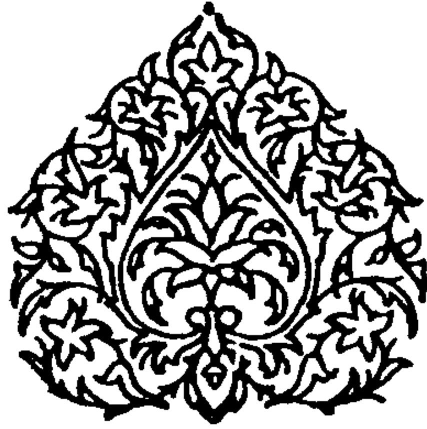
نوٹ : جیسا کہ مہر کی بابت لکھا گیا ہے کہ مہر بیک مشت نکاح کے فوراً بعد ادا کر دینا بہت ہی افضل ہے کیونکہ سکہ رائج الوقت کے مطابق ادائیگی ہوگی لہذا اس کی قوت خرید میں تبدیلی نہیں ہوگی ۔ مہر بیوی کی نجی ملکیت ہے اگر وہ چاہے تو کسی منافع بخش کاروبار میں لگا کر منافع حاصل کرسکتی ہے عدم ادائیگی کی صورت میں وہ اس منافع سے محروم رہے گی ۔

اگر مہر تاخیر سے دیا جائے تو اس میں بڑی قباحت ہے اور بیوی کے لئے سودمند نہیں نیز مہر کا مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا ۔ مہر سونے یا چاندی کے وزن کے اعتبار سے طے کیا جائے تو اصولاً صحیح ہوگا چونکہ سونے کی ذاتی قدر INTRINSIC VALUE میں تبدیلی نہیں ہوتی عموماً اس کی قیمت بازار میں اشیاء کی گرانی و ارزانی کے متوازن ہی رہتی ہے لہٰذا دونوں صورتوں میں اس کی قوت خرید میں نمایاں تبدیلی نہیں ہوگی گرانی کی صورت میں سونے کی قیمت میں بھی اضافہ ہوگا لہذا قوت خرید میں کمی واقع نہیں ہوگی ۔ اشیاء کی ارزانی کی صورت میں گو کہ سونے کی قیمت میں کمی واقع ہوگی لیکن بازار میں اشیاء کی قیمت میں کمی کے باعث سونے کی قوت خرید میں نمایاں کمی واقع نہیں ہوگی یعنی چاہے گرانی ہو یا ارزانی سونے کی قوت خرید بازار کی قیمتوں کے لحاظ سے متوازن ہی رہے گی ۔

لہٰذا اصولاً اخلاقاً عدل و انصاف اور حق مہر کا تقاضہ یہ ہے کہ

سونے یا چاندی کے وزن میں مہر طے کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں درہم و دینار خالص چاندی و سونے کے سکے تھے لہٰذا ان کی ذاتی قدر میں تبدیلی نہیں ہوتی تھی چاہے مہر فوری ادا کیا جائے یا تاخیر سے۔

مذکورہ بالا تشریح کا تقاضہ ہے کہ مہر سونے یا چاندی کے وزن کے لحاظ سے طے کیا جائے۔



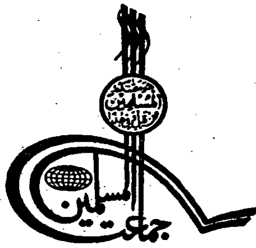
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق	.. دُنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین



JAMAAT-UL-MUSLIMEEN [INDIA]

[Preaching pure and unadulterated Islam]

www.india.aljamaat.org

Flat #204, Saleem Masood Complex,
Nizam Colony, Toli Chowki,
Hyderabad – 500 008 (A.P.)
Cell: 7396620946 / 9246343676